# مظلوم مُصنّف

(حصّہ اوّل)



محققِ دوراں، محسنِ علماءِ اہلسنت، سرمایۂ اہلسنت، پاسبانِ مسلکِ اہلسنت

حضرت علامہ مولانا ابو محمد

محمد اعجاز قادری اُویسی رضوی مدظلہ العالی

## الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ سیدالانبیاء و المرسلین

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔وہ اپنی ذات میں،صفات میں تنہاہے،بے مثال ہے،لاجواب ہے،اسی کیلئے ہر کمال ہے،اسی کی ذاتِ مقدّس کو ہر خوبی شایاں ہے،وہ ربِ قدیر ہر کمال وخوبی کا جامع ہے،وہی پروردگار عالم ہے،وہی خالق ومالکِ کائنات ہے،تمام اشیاءاسی کے کرم سے موجود ہوئیں،وہی سب کا بنانے والاہے،اس کے ارادے سے ہی ہر شئی نے وجود پایا،جب تک وہ چاہے گا،زندگی کی رونقیں اشیاءِ کائنات میں جلوہ گر رہیں گی۔جب وہ چاہے گا،اشیاءعالم کو موت کی آغوش سے ہم دوش کردے گا،انہیں وجود کی دنیاسے نکال کر دوبار"پردۂعدم"میں ڈال دے گا۔

اسی کے زیرِ قدرت کائنات کا نظام بغیر کسی فساد کے رواں دواں ہے،وہی احکم الحاکمین ہے،وہ ذات پاک ہے،وہ تمام عالم سے بے نیاز ہے،وہ اکیلا ہے۔نہ وہ کسی سے پیداہوا،نہ کوئی اس سے،نہ ہی کوئی اس کا ہمسر وبرابر ہے،وہی ذات لائقِ حمد وثناء ہے۔تمام جہانوں میں وہی اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے،اسی کو معبود ماناجائے،اسی کو مسجود(جس کا سجدہ کیا جائے)ماناجائے،اسی کی بارگاہ میں اپنی جبینوں کو جھکایاجائے،اسی سے امداد و استعانت طلب کی جائے،اسی سے اپنے دکھ،درد کااظہار کرکے اپنے غموں کا مداوا کیاجائے۔کیونکہ بس!وہی ہے جواپنے مظلوم بندوں کی صداؤں کو سنتا ہے۔پھر اپنے فضل وکرم سے مظلوموں کو ظالموں کے ظلم وستم سے رہائی دیتاہے،اس کی بارگاہ سے کوئی بندہ نامراد وناکام نہیں لوٹتا،جو بھی اس کا بندہ اسے پکارے تو یہ مالک ومولیٰ اپنی شان کے موافق اسے جواب عنایت فرماتاہے۔یعنی کسی کی آہ وبکا،فریاد وگریہ وزاری اس کی بارگاہ سے ناشاد ونامقبول نہیں ہوتی۔

وہ سب کی سنتاہے،جانتاہے اور پھر اپنے خزانۂ غیب سے سائلوں کو نوازتاہے،نامرادوں کی جھولیوں کو بھر دیتاہے،حسرت زدوں کی حسرتوں کو پورا کرتاہے،ہر ایک سائل کو عطافرماتاہے کوئی سائل محرومِ بارگاہ نہیں رہتا ہر کوئی اس بارگاہ عالی کی حاضری کے بعد شاد وآباد رہتاہے۔وہ ہر ایک کی پکار سنتاہے لیکن"مظلوم کی صدا"و"دعا"کو تمام دعاؤں وصداؤں سے قبل اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطافرماتاہے یعنی مظلوم کی دعااور رب تعالیٰ کی بارگاہ کے مابین کوئی شئ حائل نہیں ہوتی۔یہ شکستہ دل دنیاکی نظروں میں اگرچہ وقعت نہیں رکھتے مگر اس ربِ کریم کی بارگاہ میں یہ بہت عظمت والے ہیں۔

تو بچا بچا کہ نہ رکھ اُسے تیرا آئینہ وہ ہے آئینہ

جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

(اقبال)

اور ان مظلوموں،شکستہ دلوں کی صداؤں اور دعاؤں کے مابین کوئی شئ حائل ہو بھی تو کیسے ہو۔حدیث مبارکہ میں آتا"انا عند المنکسرۃ القلوب"یعنی میں ان ٹوٹے ہوئے،شکستہ دلوں کے قریب ہی جلوہ فرماہوں۔

تواب حجاب ہوتو کیساہو،دوری ہوتو کیسی ہو یہاں دعانکلی،وہاں اُس ربِ کریم کی بارگاہ بے کس پناہ میں جاپہنچی کیوں کہ :

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

(اقبال)

اس گفتگو و تمہید کے بعد اب آئندہ سطور میں آپ ایک "مظلوم مصنّف" کے متعلق پڑھیں گے یہ کوئی افسانوی کہانی یا ڈرامائی تحریر نہیں بلکہ ایک تلخ حقیقت ہے اے کاش اس تحریر کی نوبت ہی نہ آتی۔

"مگر کریں کیا نصیب میں یہ نامرادی کے دن لکھے تھے"

مظلومیت کی یہ داستانیں ہر دور میں اہل ایمان کی ثابت قدمی، عزم واستقلال کا ثبوت پیش کر تیں رہیں ہیں۔ "مظلومِ کربلا" سے "مظلوم مفکّر" تک اور "مظلوم مفکّر" سے "مظلوم مصنّف" تک سب میں ایک بات مشترک ہے کہ مظلومیت کے باوجود بھی ان کے پایۂ ثبات میں لغزش نہیں آئی اور یہ کوہِ پیما صبر واستقلال کا مظاہرہ کرکے میدانِ جہاد و عمل اور خدمت و محافظتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں پیش کرتے رہے اور بصورت "مظلوم مصنّف" کر رہے ہیں۔ اسی "مظلوم مصنّف" کی گراں مایۂ خدماتِ اسلام و علم کے لئے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ اہلِ اسلام اِن کی خدمات سے روشناس ہوں اور میدانِ عمل میں آکر اس "مظلوم مصنّف" کی دعاؤں سے فیض یاب ہوں۔

طالبِ دعا

ابو محمد اعجاز قادری

# مقدمہ در فضائلِ علم وعلماء

"مظلوم مصنّف" پر تفصیلی گفتگو سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علم و علماء کا مقام و مرتبہ قرآن و حدیث و اقوال آئمہ کی روشنی میں مختصراً تحریر کیا جائے تاکہ "مظلوم مصنّف" کے موضوع و مقصود سے درست آگاہی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق فرمایا اور اسے تمام مخلوقات میں سب سے افضل و برتر مقام بخشا یعنی اسے "اشرف المخلوقات" کیا پھر ان انسانوں میں بھی بعض کو بعض پر فوقیت عطا کی۔ جن مقدّس اشخاص کو چاہا انہیں منتخب فرما کر نبوت و رسالت کی نعمت و عظمت سے مشرف کیا اور دیگر تمام مخلوقات میں ان حضرات کو شرف و بزرگی کے منصبِ عظیم پر فائز کیا اور ان تمام انبیاء و مرسلین کا سردار حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو بنایا۔

جس طرح حضور نبی کریم ﷺ کو تمام انبیاء و مرسلین کا سردار بنایا اسی طرح آپ ﷺ کے طفیل اس اُمتِ محمدیہ کو بھی تمام اُمتوں سے افضل و اعلیٰ بنا کر تمام اُمتوں کا سردار کیا۔ قرآن و حدیث میں بے شمار مقامات پر اس اُمت کی فضیلت و بزرگی عظمت و شرف، مقام و منزلت کو نہایت احسن طریقے سے واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ :

كنتم خير اُمة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر ۱۱۰)

**ترجمہ**﴾ تم بہتر ہو سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اُمت محمدیہ کی بہتری و بزرگی کو بیان کیا ہے تو جس طرح اُمتِ محمدیہ تمام اُمتوں سے افضل ٹھہری اسی طرح اُس کے افراد بھی دیگر اُمتوں سے افضل و اعلیٰ ہوئے۔ اُمتِ محمدیہ اپنے عموم کے اعتبار سے تمام اُمم سابقہ (پچھلی امتوں) پر فضیلت رکھتی ہے اور خصوص کے اعتبار سے اس کے بعض افراد کو ایک خاص شرف و مرتبت دیگر اُمتوں کے افراد پر اور اُمت محمدیہ کے افراد پر حاصل ہے۔

یہ بعض اشخاص کون ہیں؟ کہ جن کو سابقہ اُمم پر فضیلت کے ساتھ ساتھ اس اُمت محمدیہ کے افراد پر بھی فوقیت حاصل ہے تو اس بارے میں قرآن و حدیث کی واضح نصوص اس بات کا جواب دیتی ہیں کہ وہ مقدس، بابرکت، باسعادت اشخاص "علماء اسلام"، "علماء ربانیین" ہیں۔

علماء کرام اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندوں میں سے ہیں۔ انبیاء و مرسلین کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ عالی میں علماء اسلام کا بہت بڑا مرتبہ و مقام ہے ان کے مقام و رفعت کا دلنشین بیان اس آیت میں ملاحظہ فرمایئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ :

اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم۔ (سورۃ نساء، آیت نمبر ۵۹)

**ترجمہ**﴾ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول (ﷺ) کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

اکثر مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ "اُولی الامر" سے مراد "علماءاسلام" ہیں تو اب غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اپنی اور اپنے رسول عزوجل وﷺ کی اطاعت کے ساتھ ہی علماءاسلام کی اطاعت کا ذکر فرمایا ہے۔اس آیت مبارکہ کا انداز و اسلوبِ بیان ہی علماءاسلام کی رفعت وبلندی کو واضح واکمل طریق سے بیان کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ بے شمار آیات واحادیث موجود ہیں جو کہ صراحتاً"علماءاسلام" کے فضائل و مناقب بیان کرتیں ہیں۔احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ و اکابرینِ اُمت تو اس قدر کثرت سے وارد ہیں کہ جن سے ہزاروں کتب کے بے شمار صفحات وسطور منقش و معمور ہیں جن کے مطالعے سے اہل ایمان و محبانِ علم و علماء کرام کی آنکھیں خوشی سے خیرہ ہو جاتی ہیں۔مردہ دلوں میں زندگی کی روحیں جگمگاتی ہیں اگر فقط ان احادیث واقوال کو یکجا کر دیا جائے تو ان کی تعداد و وسعت اس قدر کثیر ہو جائے کہ پھر:

"سفینہ چاہیئے اس بحر بے کراں کے لیے"

علماءاسلام کے مناقب وفضائل کے متعلق ذیل میں چند آیات واحادیث نیز اقوال آئمہ کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ اصل موضوع کے مطلوب ومقصود تک باآسانی رسائی ہو جائے۔

## قرآن مجید اور فضائل علماء اسلام

۱) يَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۔ (سورۃ المجادلہ، آیت نمبر ۱۱)

**ترجمہ**﴾اللہ تعالیٰ تمہارے،ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

۲) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔ (سورۃ الفاطر، آیت ۲۸)

**ترجمہ**﴾اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

۳) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (سورۃ العنکبوت، آیت ۴۹)

**ترجمہ**﴾بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔

۴) وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۔ (سورۃ العنکبوت، آیت ۴۳)

**ترجمہ**﴾اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

۵) وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۔ (سورۃ النساء، آیت ۸۳)

**ترجمہ**﴾اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع لاتے تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں۔

۲)نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّن نَّشَآءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ (سورۃ یوسف ،آیت ۷۶)

**ترجمہ**﴾ہم بلند کرتے ہیں درجات میں جسے چاہتے ہیں اور ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔

## احادیث مبارکہ اور فضائل علماء

**حدیث نمبر ۱**﴾عن معاویۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبیا یقول من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین[1]

**ترجمہ**﴾حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔

**حدیث نمبر ۲**﴾عن انس بن مالک ص قال قال رسول اللہ ﷺ ان مثل العلماء فی الارض کمثل النجوم فی السماء یھتدی بھا فی ظلمات البر و البحر فاذا انطمست النجوم اوشک ان تضل الھداۃ۔[2]

**ترجمہ**﴾حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے اور اگر ستارے غروب ہو جائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کو راستہ دکھانے والے) راہ نما بھٹک جائیں (یعنی علماء کرام نہیں ہوں تو عوام گمراہ ہو جائے)۔

**حدیث نمبر ۳**﴾عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔[3]

**ترجمہ**﴾حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔

**حدیث نمبر ۴**﴾عن ابی الدرداء رض اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب ان العلماء ورثۃ الانبیاء[4]

---

[1] (بخاری شریف ،کتاب العلم ، باب من یرد اللہ بہ خیراً (جلد۱،صفحہ۳۹) مسلم شریف ،کتاب الزکاۃ ، باب النھی عن المسالۃ (جلد۲، صفحہ۷۱۶) الترغیب ،کتاب العلم ،باب الترغیب فی فضل العلماء (جلد۱،صفحہ۵۳)

[2] مسند امام احمد بن حنبل ،(جلد ۳، صفحہ ۱۵۷) الترغیب و الترہیب، باب فی فضل العلماء (جلد۱، صفحہ۷۰)

[3] سنن ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی فضل الفقہ (جلد۵، صفحہ ۴۸) سنن ابن ماجہ مقدمہ باب فضل العلماء (جلد نمبر۱، صفحہ ۸۱) جامع بیان العلم باب تفضیل العلم علی العبادۃ (صفحہ۴۱) الترغیب للمنذری باب فضل العلماء (جلد۱، صفحہ۶۱)

[4] سنن ترمذی ،کتاب العلم ،باب ماجاء فی فضل الفقہ (جلد۵، صفحہ۴۷) جامع بیان العلم ، باب ذکر حدیث ابی الدرداء فی ذالک (صفحہ۵۲) ابن ماجہ ،باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم (جلد۱، صفحہ۸۱) احیاء العلوم ،باب فی فضل العلم و التعلیم (جلد۱، صفحہ ۱۳)

**ترجمہ** ﴿حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔

**حدیث نمبر ۵** ﴿عن معاذبن جبل رضی الله عنه قال قال رسول ﷺ العالم امین الله علی الارض[5]

**ترجمہ** ﴿حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عالم زمین میں اللہ تعالیٰ کا امانت دار ہے۔

**حدیث نمبر ۶** ﴿عن ابی الدرداء رضی الله عنه صقال قال رسول ﷺ یوزن یوم القیامة مداد العلماء ودم الشهداء[6]

**ترجمہ** ﴿حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت علماء اسلام کے قلم کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائے گا۔(اور یہ سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائی گی)

**حدیث نمبر ۷** ﴿عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال قال رسول ﷺ فضل العالم علی العابد سبعون درجة[7]

**ترجمہ** ﴿حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو عابد پر ستر درجے فضیلت ہے۔

یہ روشن آیتیں، یہ مبارک حدیثیں نہایت آب وتاب کے ساتھ اُفقِ ذہن کو اپنی تابانیوں سے منور کر رہی ہیں اور ان کے نور سے علماء اسلام کا مقدس مرتبہ ومقام دن کے اُجالے سے بھی زیادہ واضح اور روشن ہو کر اہل اسلام وایمان کے مشام (دماغ میں سونگھنے کا مقام) دل وجان کو منور ومعطر کر رہا ہے۔ ذالک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذوالفضل العظیم

## اقوال اکابرین اسلام درفضائل علماء کرام

**قول نمبر ۱** ﴿قال امیر المؤ منین عمر بن الخطاب رضی الله عنه موت الف عابد قائم الیل صائم النهار أهون من موت عالم بصیر بحلال الله وحرامه۔[8]

**ترجمہ** ﴿حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کو عبادت کے لئے قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے ایک ہزار عبادت گزاروں کی موت ایک ایسے عالم کی موت کے سامنے ہیچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حلال وحرام کی سمجھ رکھتا ہو۔

---

[5] جامع بیان العلم، باب تفضیل العلم علی العبادة (صفحہ ۴۷) احیاء العلوم الدین، باب فضل العلم والتعلیم (جلد ۱، صفحہ ۱۳)

[6] جامع بیان العلم، باب تفضیل العلم علی العبادة (صفحہ ۴۸) احیاء العلوم الدین، باب فضل العلم والتعلیم (جلد ۱، صفحہ ۱۴)

[7] الترغیب والترہیب، باب فضل العلم والعلماء (جلد ۱، صفحہ ۶۱)

[8] الترغیب والترہیب، باب فضل العلم والعلماء (جلد ۱، صفحہ ۶۱)

**قول ۲**﴾قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ العالم افضل من الصائم القائم المجاہد واذا مات العالم ثلم فی الاسلام ثلمة لایسدھا الا خلف منہ[9]

**ترجمہ**﴾حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات بھر عبادت کے لئے کھڑے رہنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے مجاہد سے عالم افضل ہے اور جب کوئی عالم فوت ہو جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جسے اس کا کوئی نائب ہی بھر سکتا ہے۔

**قول ۳**﴾قال الحسن البصری رضی اللہ عنہ یوزن مدادا لعلماء بدم الشھداء فیر جح مداد العلماء بدم الشھداء[10]

**ترجمہ**﴾حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا علماء کی تحریرات کی سیاہی کو شہداء کے خون کے مقابلے میں تولا جائے گا تو شہداء کے خون سے علماء کی سیاہی زیادہ وزنی ہوگی۔

**قول نمبر ۴**﴾قال صالح المری سمعت الحسن البصری یقول الدنیا کلھا ظلمة الا مجالس العلماء[11]

**ترجمہ**﴾حضرت صالح المری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمۃاللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام دنیا بے نور ہے سوائے مجالسِ علماء کے۔(جب مجالس کا یہ عالم ہے تو جس کے سبب سے مجالس عظمت والی ہوئیں (یعنی علماء) تو اُن کا مقام کیا ہوگا؟)

**قول نمبر ۵**﴾قال ابو الاسود الدولی الملوک حکام علی الناس والعلماء حکام علی الملوک[12]

**ترجمہ**﴾حضرت ابوالاسود الدؤلی نے فرمایا کہ بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں اور علماء بادشاہوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔

**قول نمبر ۶**﴾ قال الحسن البصری رضی اللہ عنہ لولا العلماء لصار الناس مثل البھائم[13]

**ترجمہ**﴾حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر علماء کرام نہ ہوتے تو لوگ چوپایوں کی طرح ہوتے (یعنی علماء کی برکت سے لوگ اصل انسانیت کے مطالب سے آگاہ ہوتے ہیں اگر یوں نہ ہو تو انسان اور جانور میں کوئی فرق نہ رہے)

**قول نمبر ۷**﴾سئل عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ من الناس؟ فقال العلماء[14]

**ترجمہ**﴾حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ انسان کون ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ علماء کرام۔

---

9 احیاء العلوم الدین (جلد ا، صفحہ ۱۴)

10 احیاء العلوم الدین (جلد ا، صفحہ ۱۵)

11 جامع بیان العلم (صفحہ ۷۶)

12 جامع بیان العلم (صفحہ ۸۴)

13 احیاء العلوم الدین (جلد ا، صفحہ ۱۸) جامع بیان العلم (صفحہ ۸۴)

14 احیاء العلوم الدین (جلد ا، صفحہ ۱۴)

اس قول پر توجہ کریں کہ حدیث وفقہ کے کتنے بڑے امام نے غیر عالم کو انسانوں میں ہی شمار نہیں کیا کیوں کہ جس خصوصیت کے ذریعے انسان، تمام جانوروں سے ممتاز ہوتے ہیں وہ علم ہے پس انسان اُس وصف کے ذریعے انسانِ کامل ہوتا ہے جس کے باعث اُسے عزت حاصل ہوتی ہے اور یہ اعزاز اُس کی شخصی قوت کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا کیوں کہ اگر فقط شخصی قوت ہی باعثِ اعزاز ہو تو اُونٹ، ہاتھی وغیرہ جسماً بڑے اور طاقت ور ہیں مگر اس اعزاز سے محروم ہیں تو معلوم ہوا کہ انسانی ہستی کا اصل اعزاز و اکرام تو علم کی وجہ سے ہے اسی لئے علماء کرام نہایت بلند مقام والے ہیں۔

**قول نمبر ۸**﴾ قال یحیٰ بن معاذ العلماء أرحم بامة محمد من آبائھم و امھاتھم قیل و کیف ذلک قال لان آباء ھم و امھاتھم یحفظونھم من نار الدنیا وھم یحفظو نھم من نار الاخرۃ۔[15]

**ترجمہ**﴾ حضرت یحیی بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کرام اُمت محمدیہ پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں پوچھا گیا وہ کیسے ؟ فرمایا اس لئے کہ ماں باپ تو انہیں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور یہ علماء کرام ان کو آخرت کی آگ سے بچاتے ہیں۔

ماقبل آیاتِ مقدسہ، احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہ واکابرین کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ علم والوں کو یعنی علماء اسلام کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضیلتوں و برکتوں سے نوازا ہے۔ علم ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے سے انسان ذلت و رسوائی اور گمراہی و ناآشنائی سے نکل کر عزت و جاہ٘ حشمت کی سعادتوں کو پالیتا ہے تو جو شخص علم سے خالی رہا تو وہ اپنے مقصد تخلیق سے عاری رہا اور جس نے اسے حاصل کیا تو اس نے در حقیقت اپنے مقصدِ تخلیق کو پالیا۔

فضائل و مناقب کا یہ سلسلہ اس قدر طویل ہے کہ آج تک ہزاروں صفحات پر لاکھوں تحریرات ثبت ہو چکی ہیں مگر پھر بھی ایسا لگتا ہے کہ جیسا کہ ابھی تشنگی کی تسکین نہیں ہوئی اور ان مناقب کی مثال ایک گہرے سمندر کی ہے اس میں ماہر خواص جس قدر اس سمندر کی گہرائیوں میں اُترتے چلے جائیں گے اسی قدر جواہرات ونوادارت بر آمد ہوتے جائیں گے۔ بحث طوالت پذیر نہ ہو جائے اور بقول شاعر:

ذرا سی بات تھی اندیشہ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے

فللہٰذا سابقہ گفتگو کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اصل موضوع کی سچائی کو جاننے کی کوشش کیجئے اور سچائی و ایمان داری سے فیصلہ کیجئے کہ کیا ہمارا سلوک ان آیات و احادیث کے حق داروں کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہئیے ویسا ہی ہے یا نہیں ؟ کیا ہم نے ان کی قدر کی ؟ کیا ہم ان کا حق ادا کیا ؟ بس انہیں چند سوالات کے جوابات کی تلاش اور اپنی زندگی کے طرزِ عمل کا محاسبہ کرنے کے لئے پڑھیئے "مظلوم مصنف" اور بدلئے اپنی زندگی کا انداز بیدار کیجئے تعمیری سوچ اور بڑھیئے اپنے قدموں کو میدانِ عمل کی طرف۔

## محدث بھاولپوری ایک نظر میں

15 احیاء العلوم الدین ( جلد۱، صفحہ۱۸)

اِقْلیم انسانیت کے اُفق پر ہر زمانہ میں ایسی روشن وتابناک ہستیاں جلوہ گر ہوتی رہیں جن کے علمی و فکری افکار رہنما اُصول فراہم کرتے رہے ہیں۔ان شخصیات کے کارنامے تاریخِ اسلام کے روشن ابواب ہیں ان کی فکر میں انسانیت کے لئے رہنما اُصول موجود ہیں ان کے افکار و خیالات آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی روشن وتابناک ہستیوں سے بھری پڑی ہے ماضیِ قریب میں علامہ الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع العلوم ذات نمایاں نظر آرہی ہے وہ خود بھی روشن تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روشن کر گئے ان کے تمام تلامذہ و خلفاء ایک سے بڑھ کر ایک مینارۂ نور ہیں پھر ان حضرات نے علم و فضل کے ایسے آفتاب و ماہتاب پیدا کئے کہ جن کی علمی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام میں شعور و آگہی کے تارے آج تک روشن ہیں۔ سارا عالم ان کے نورِ علم سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتا نظر آتا ہے۔ پاک و ہند کی دانش گاہیں ان کے فیضانِ علم کی مرہون منت ہیں ان کی آغوش تربیت کے پرورده اہلِ علم و فن آج عالمی سطح پر اشاعتِ دین اور ابلاغ علم کے اہم فرائض باحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت شارحِ بخاری و مسلم شریف محدث بہاولپوری بھی ان ہی حضرات میں سے ایک شخصیت ہیں۔

**اسمِ گرامی**﴾ حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی بن مولانا نور احمد بن مولانا حامد بن کمال، قوم لاڑ سے تعلق رکھتے ہیں، ابوالصالح آپ کی کنیت ہے ،نسبتاً "عباسی "مسلکاً" حنفی "مشرباً" اُویسی، قادری، رضوی" ہیں۔ حضرت کے والد ماجد کا سلسلہ نسب حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور آج مفسرِ قرآن اور عالم باعمل ہونے میں اس خاندانی نسبت کا بھی بہت بڑا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کے جد بزرگوار حضرت امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں تو ان کی قرابت کے فیض سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے علومِ اسلامیہ کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔

**ولادت باسعادت**﴾ حضور فیضِ ملت ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء کو ضلع رحیم یار خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے جس کی پسماندگی کا یہ عالم تھا کہ گرد و پیش کے لوگ اس کے نام سے بھی واقف نہ تھے لیکن فیضِ ملت کے دم قدم سے اس گاؤں کی شہرت پاکستان بھر میں تو کیا دنیا بھر میں پہنچ کر رہی اس گاؤں کا موجودہ نام فیضِ ملت نے شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ اور اپنے دادا مرحوم مولانا محمد حامد میاں علیہ الرحمۃ کی نسبت سے حامد آباد تجویز فرمایا ہے۔اب یہی نام عوام میں رائج اور مشہور ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک عالم باعمل اور صوفی باصفا کی زبان سے جاری ہوا ہے۔ رب کریم نے اس بابرکت نام کو خلعتِ مقبولیت سے نوازتے ہوئے زبانِ خلق پر جاری فرمایا۔

**تعلیم و تربیت**﴾ ابتدائی تعلیم کو اپنے والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ سے حاصل کیا۔ تقریباً پانچ سال کی عمر میں والد صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔ دو سال میں ناظرہ قرآن مجید مکمل کر کے اپنے قریبی قصبہ ترنڈہ میں اسکول میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں پرائمری کی پانچ جماعتیں پاس کیں۔

والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ کی تمنا کے مطابق حافظ جان محمد صاحب قریہ کلاں کے پاس حفظِ قرآن کرنے کے لئے بھیجا۔ ڈیڑھ سال تک صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے چوں کہ ان کے ہاں مستقل تعلیم کا انتظام نہیں تھا اس لئے صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے۔ وہاں سے خانقاہ جیٹھ بھٹہ نزد خان پور

کٹورہ کے مدرس حضرت مولانا حافظ سراج احمد علیہ الرحمہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ ڈیڑھ سال اُن کے پاس بسر ہوئے لیکن وہاں بھی ناغہ جات کی وجہ سے تضیع اوقات ہوئی اس لئے وہاں پر اٹھارہ پارے حفظ ہو سکے۔

پچیس پارے حفظ ہونے کے بعد وہاں سے خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور مولانا غلام یٰسین رحمۃاللہ علیہ کے پاس حاضری دی اور ۱۹۴۷ء میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے خان پور کٹورہ میں پہلی بار تراویح میں مکمل قرآن مجید سنایا اور اسی ماہ مقدس کی ۲۷ شب صبح کو پاکستان وجود میں آیا۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں فارسی پند نامہ سعدی رحمۃاللہ علیہ کا آغاز ہوا، ۱۹۴۸ء تک زلیخا سکندر مولانا اللہ بخش رحمۃاللہ علیہ کے پاس پڑھیں، ۱۹۴۸ء کے آخر میں صرف و نحو کا آغاز حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رحمۃاللہ علیہ کی خدمت میں ہوا۔ ہدایہ، مختصر معانی، شرحِ جامی درسی کتب اُن سے پڑھیں، جب کہ آپ اپنے گاؤں میں پڑھاتے بھی تھے۔ درسِ نظامی کی بقایا کتب اپنے اُستادِ محترم علامہ مولانا عبدالکریم رحمۃاللہ علیہ کے پاس مکمل کیں۔

۱۹۵۱ء میں درسِ نظامی سے فراغت نصیب ہوئی پھر اُس کے بعد دورۂ حدیث و دیگر امہات کتب کی تعلیم کے لئے جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا۔ ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ میں محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃاللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے رسمِ دستار بندی ہوئی اور سندِ فراغت نصیب ہوئی۔

**نسبتِ طریقت**﴾ اثنائے تعلیم میں سلوکِ روحانی سے وابستگی کے لئے سلسلہ اُویسیہ کے سرچشمے حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃاللہ علیہ سمہ سٹہ خانقاہ شریف ضلع بہاول پور جن کا مزار دھوراجی ضلع کاٹھیاواڑ بھارت میں ہے کہ سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ محمد الدین صاحب سیرانی رحمۃاللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔

۱۳۸۱ھ میں اُن کے وصال کے بعد بوساطت علامہ حسن علی رضوی میلسی رحمۃاللہ علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی مصطفی رضا خاں رحمۃاللہ علیہ ابنِ مجدد دین و ملت، اِمامِ اَہلِ سنت الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ سے شرفِ بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃاللہ علیہ نے ناصرف فیضِ ملت کو بیعت فرمایا بلکہ سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت و اجازت خاص اپنے قلم سے لکھ کر بذریعہ رجسٹری روانہ فرمائی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

**تصنیف و تالیف**﴾ دوران تعلیم ہی فیضِ ملت نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اور آپ کی سب سے پہلی تصنیف کا نام "کار آمد مسئلے" حصہ اوّل اسے سب سے پہلے مکتبہ اُویسیہ رضویہ حامد آباد خان پور سے شائع کیا گیا۔ اب اس کی دوبارہ اشاعت قطبِ مدینہ پبلیشرز عطاری کتب خانہ کھارادر سے ہوئی اسی طرح یہ لکھنے کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور تقریباً چار ہزار پانچ سو (۴۵۰۰) کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ فیضِ ملت نے اُردو، عربی، فارسی، سرائیکی، سندھی ان تمام زبانوں میں گراں قدر کتابیں تحریر کیں ہیں لیکن زیادہ تر کتابوں کا تعلق اُردو اور عربی سے ہے۔

**دینی و ملّی خدمات**﴾ ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ کے اواخر میں شوال کے مہینے میں اپنے گاؤں حامد آباد میں عربی درسگاہ کی بنیاد ڈالی جس کا نام علامہ فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی نے "مدرسہ منبع الفیوض" رکھا۔ جس میں حفظِ قرآن اور خالص عربی کی تعلیم دی جاتی اس مدرسہ میں دور دراز سے طالبِ علم تعلیم

کے لئے جمع ہوگئے۔ گاؤں کے ماحول میں اُن کا انتظام بہت ہی مشکل تھا لیکن اس ویران مقام میں درجنوں محدث، مفتی، مدرس اور سینکڑوں حفاظ تیار ہوگئے جو آج مرکزی مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور خدمت حدیثِ مبارکہ اور مسندِ افتاء وتدریس کے منصبوں پر فائز ہیں۔

۱۹۶۱ء میں مدرسہ سراج العلوم خان پور میں دورۂ قرآن کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۳ء میں خانیوال ضلع ملتان میں دورۂ قرآن شریف دیا۔ پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور دیگر ممالک میں "فیضِ ملت" کے روحانی فیض یافتہ شاگردین ان کی علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں گوناں گوں مصائب اور جدید لازمی سہولیات میسر نہ ہونے کے باعث علامہ اُویسی صاحب مد ظلہ العالی نے بہاولپور میں سکونت اختیار کی اور یہیں پر زمین کا ٹکڑا خرید کر "فیضِ ملت" نے جامع اُویسیہ اور جامع مسجد سیرانی کی بنیاد رکھی جو کہ تادم تحریر بحمد للہ قائم ودائم ہے اور دینِ اسلام کی شب وروز ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہے۔

## "فیضِ ملّت" مظلوم مصنف کی تبحرِ علمی"

مضت الدھور و ما اتین بمثلہ

و لقد اتی فعجزن عن نظر اۂ

(یعنی زمانے گزر گئے اور نہ آیا مثل ان کا اور البتہ آیا تو اپنے نظیر سے عاجز ہوگئے)

"فیضِ ملت" ایک ایسی شخصیت سے عبارت ہیں جو کہ اپنی ذات یکتا میں پوری جماعت کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ عقل اِن کی ذات میں حیرانگی کے عالم میں گم ہے کہ کس طرح ایک شخص اس قدر اوصاف اپنائے ہوئے ہے۔ علوم وفنونِ اسلامیہ "جدید وقدیم" جسے ہمہ وقت مستحضر (پیشِ نظر) ہیں اور ان علوم وفنون میں کمال ودسترس کا یہ عالم ہے کہ ان تمام ہی علوم وفنون میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے فقط اگر کوئی مصنف کسی ایک علم وفن پر کوئی کتاب یا رسالہ لکھتا ہے تو وہ خود کو قابل ستائش گردانتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے مگر اس "مظلوم مصنّف" کی کیفیات ہی کچھ اور ہیں کہ تمام ہی علوم وفنون پر خامہ فرسائی (لکھنا) کرنے اور صحائف ابیض (سفید اوراق) کو اپنے قلم سے مزین کرنے کے باوجود بھی عاجزی وانکساری کی انتہاؤں میں جا کر اپنی ذات کی ہمیشہ نفی فرماتے ہیں۔

اگر آج کا کوئی شخص ۶۰/۵۰ کتابوں کا مصنف ہو تو اُسے مصنفِ اعظم کہا جاتا ہے اب اگر یہی معیار ہے کہ پچاس یا ساٹھ کتب کے مصنف کو مصنفِ اعظم کہا جائے تو میرا قلم یہاں حیران ہے کہ میں اس "مظلوم مصنف" کو جو کہ ۵۰۰۰ (پانچ ہزار) کتب کا مصنف ہے کو کون سا لقب دوں۔ یہاں تو القابات بھی بہت چھوٹے نظر آرہے ہیں مگر بفضل خدا فیضِ ملت کی ذات اُن سے کہیں بلند وبالا ہے کیونکہ فیضِ ملت نے یہ کام شہرت ولقب پانے کے لئے نہیں کیا بلکہ خدا ورسول عزوجل وﷺ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلوص ومحبت اور کمالِ عاجزی کی برکت سے آپ کو وہ کمال ونام عطا فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں

مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

"مظلوم مصنّف" نے جن علوم و فنون پر مشتمل تصانیف مرتب کی ہیں اُن علوم و فنون اور موضوعات کا ایک طائرانہ (سرسری) جائزہ پیش خدمت ہے۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱)علمِ تفسیر | ۲)علمِ اُصول تفسیر | ۳)علمِ حدیث | ۴)علمِ اُصول حدیث | ۵)علمِ فقہ | ۶)علمِ اُصول فقہ |
| ۷)علمِ میراث | ۸)علمِ تصوّف | ۹)علمِ منطق | ۱۰)علمِ فلسفہ | ۱۱)علمِ بلاغت | ۱۲)علمِ قرأت و تجوید |
| ۱۳)علمِ نجوم | ۱۴)علمِ صرف | ۱۵)علمِ نحو | ۱۶)علمِ تعبیر الرویاء | ۱۷)علمِ قیافہ | ۱۸)علمِ معانی |
| ۱۹)علمِ عروض | ۲۰)علمِ حیاتیات | ۲۱)علمِ لغت | ۲۲)علمِ مناظرہ | ۲۳)علمِ طب | ۲۴)علمِ عقائد و کلام |
| ۲۵)علم التاریخ | ۲۶)تراجم | ۲۷)شروح | ۲۸)اخلاق و آداب | ۲۹)عقائدِ اہلِ سنت | ۳۰)سائنس |
| ۳۱)فضائل و مناقب | ۳۲)اوراد و وظائف | ۳۳)سفر نامہ | ۳۴)فنِ تلخیص | ۳۵)ردِ قادیانیت | ۳۶)ردِ آغاخانی |
| ۳۷)ردِ تبلیغی جماعت | ۳۸)ردِ شیعہ | | ۳۹)ردِ عیسائیت و یہودیت | ۴۰)ردِ وہابی و دیوبندی | |

اس فہرست میں صرف اُن ہی علوم و فنون اور موضوعات کو لیا گیا ہے جن کی تفصیل کتاب میں درج کر دی گئی ہے اور جو کہ باقاعدہ الگ سے کتابی صورت میں موجود ہے اور جو مختلف کتب کے ذیل میں دیگر علوم و فنون زیرِ بحث آئے ہیں اُنہیں یہاں شامل نہیں کیا گیا اگر اُنہیں بھی شمار کیا جائے تو میرے اندازے کے مطابق یہ تعداد تقریباً ۵۰ سے متجاوز ہو گی۔

## فیضِ ملّت کے متعلق اہل سنت کے اکابر علماء و مشائخ کے قابل قدر تاثرات

فاضلِ جلیل، حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر شیخ

محمد رضوان مدنی قادری ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

فرزند و جانشین شیخ الفضیلت علامہ فضل الرحمن مدنی بن قطب مدینہ ضیاء الملۃ والدین حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین مدنی قادری خلیفہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنھم۔

شیخ ڈاکٹر رضوان قادری مدنی مدظلہ العالی علامہ اُویسی صاحب مدظلہ العالی کی تحریر کردہ کتاب مستطاب "قیامت کی نشانیاں" جو کہ علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجی رحمۃاللہ علیہ ۱۱۰۳ھ کی عربی کتاب لاجواب "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" عربی کا اُردو ترجمہ ہے اس پر تقریظ میں "فیضِ ملت" کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں کہ "یہ ترجمہ ایک عالم "فاضل جلیل" "صاحبِ تصانیفِ کثیرہ" "صاحبِ الفضیلۃ والارشاد" الشیخ ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی نے کیا ہے۔ یاد رہے کہ ترجمہ (عربی سے اُردو) کوئی معمولی کام نہیں بلکہ یہ بہت بڑی جدوجہد کا متقاضی (طلب کرنے والا) ہے یہ کام وہ کر سکتا ہے جو اس امرِ دقیق (مشکل کام) کا شناسا اور علمی وسعت کا حامل ہو اور اسے علوم پر کامل عبور حاصل ہو اور توفیق سے بہرہ ور ہو۔ ہاں ہاں یہ کام وہ کر سکتا ہے جو لغاتِ عربیہ اور اُن کی مشکلات کا پورا علم رکھتا ہو اور اُسے من جانب اللہ علم و فضل کا حصہ وافر نصیب ہو۔

نیز علامہ جلال الدین سیوطی شافعی ۹۱۱ھ کی کتاب "البدور السافرہ فی احوال الآخرہ" کا اُردو ترجمہ بنام "احوالِ آخرت" کرنے پر یوں اپنے قلبی تاثرات تحریر کرتے ہیں کہ "اس کتاب کے مترجم "شیخ القرآن والحدیث" حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ پاکستان کے "اُستاذ العلماء" "فاضلِ جلیل" اور عالمِ اسلام میں ایک قد آور جانی پہچانی شخصیت کے حامل ہیں۔ فاضلِ مترجم کے بارے میں یہ جان کر انتہائی مسرت اور قلبی سکون حاصل ہوا کہ اُنہوں نے اب تک چار ہزار (۴۰۰۰) سے زائد کتب و رسائل و تراجم کتب پر کام کر کے دینِ مبین کی بے مثال خدمت کا فریضہ سرانجام دیا ہے"۔

## ماہرِ رضویات، رئیس التحریر، فخرِ اہلِ سنت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری بن مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد مظہر اللہ دہلوی متوفی ۱۳۸۶ھ علیہما الرحمۃ۔

"فیضِ ملت" سے اپنی محبت و عقیدت کا یوں اظہار کرتے ہیں کہ:

ممتاز عالمِ دین، شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ وطنِ عزیز کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ علماء کے درمیان وہ اپنی مخصوص خوبیوں کی وجہ سے نہایت ممتاز ہیں وہ اہلسنت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں وہ زبان و قلم دونوں سے ہمہ وقت دین کی خدمت میں مصروف ہیں اِن کا قلم حضر (ایک جگہ قیام) میں ہی نہیں بلکہ سفر میں بھی چلتا رہتا ہے۔ وہ ہزاروں کتب و رسائل کے مصنف و مترجم و شارح ہیں اس میں شک نہیں کہ قلم کا انسان پر بڑا احسان ہے۔ احسان مندی کا تقاضہ ہے کہ قلم چلتا رہے علامہ محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ ناموسِ قلم کے پاسدار ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ (نیک کوششوں) کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین

## ادیبِ اہلِ سنت، رئیس التحریر، اُستاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

## عبدالحکیم شرف قادری رحمۃاللہ علیہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

"فیضِ ملت" کی باکمال و بے مثال خدمات کو سراہتے ہوئے اپنی تقریظ میں جو کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃاللہ علیہ کی عربی کتاب "البدور السافرہ فی احوال الآخرہ" کا اُردو ترجمہ بنام "احوالِ آخرت" پر لکھی ہے فرماتے ہیں کہ پیش نظر کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃاللہ علیہ کی مبارک تصنیف "البدور السافرہ فی احوال الآخرہ" کا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ موجودہ دور کے کثیر التصانیف عالمِ باعمل، حضرت شیخ القرآن والحدیث علامہ و مولانا الحاج محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے کیا ہے۔ حضرت کی تصانیف کی تعداد "۲۰۰۰" دوہزار سے تجاوز کر چکی ہیں (۱۹۹۰ء کے مطابق)۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقاتِ عزیزہ میں اور علم و قلم میں بڑی برکت رکھی ہے ہر سال دورۂ قرآن بھی پڑھاتے ہیں اور حدیث شریف اور علومِ دینیہ بھی پڑھاتے ہیں ہر سال رمضان شریف میں عمرہ ادا کرتے ہیں اور سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اور اعتکاف کی سعادت سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں۔

خطیبِ شیریں اور زبردست مناظر بھی ہیں اس کے باوجود ان کا راہوار قلم (تیز قلم) اتنا تیز رفتار ہے کہ ان کی تصانیف، تالیفات اور تراجم کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت کا کارنامہ ہے۔ علامہ اسماعیل حقی رحمۃاللہ علیہ کی تفسیر "روح البیان" (عربی) کا اُردو ترجمہ "فیوض الرحمن" پندرہ جلدوں میں، حدائقِ بخشش کی ۲۵ جلدوں میں شرح اور دیگر تصانیف کی فہرست پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تصنیف و تالیف کا کام مسخر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ اُویسی مدظلہ العالی کا سایہ تادیر دراز کرے اور ان کے فیض سے اُمتِ مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے۔ اللھم زد فزد

سرمایہ اہل سنت، اُستاذ العلماء علامہ

محمد افتخار احمد قادری مصباحی مدظلہ العالی

(جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا و رکن المجمع الاسلامی)

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری دامت برکاتہم العالیہ جن کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ آپ کی مولفات کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے (اب یہ تعداد چار ہزار سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین) جن میں سے اب تک ایک ہزار سے زائد شائع ہو کر عوام و خواص سے قبولیت کی سند پا چکی ہیں ان میں امامِ اہلِ سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز کے نعتیہ کلام "حدائق بخشش" کی شرح تو بے مثل و بے نظیر ہے بلکہ یہ شرح علامہ اُویسی صاحب کی ثقاہت، علمی تبحر فکری پر شاہد و عادل ہے جو کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس شرح کی تقریباً ۲۵ ضخیم جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ امام احمد رضا خاں کا کلام قرآن و سنت کا ترجمان و آئینہ ہے جو ان کے کلام کی ایسی شرح لکھنے پر قادر ہو وہ یقیناً "وقت کا بحر العلوم" ہے، اللھم زد فزد۔ آمین

اُستاذ العلماء، فخر اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی

عبد الرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالیٰ

(شیخ الحدیث جامعہ رضویہ راولپنڈی)

فیضِ ملت ؒسے متعلق اپنے خیالات کو ان الفاظوں میں بیان کرتے ہیں کہ فاضلِ جلیل، یادگارِ محدثِ اعظم، تصنیف وتالیف کے بادشاہ، صاحبِ علم و عمل، صاحبِ زہد و تقویٰ جناب حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اُویسی رضوی صاحب مدظلہ العالیٰ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے آپ سلف صالحین کی یادگار ہیں۔

## اُستاذِ مکرم، محققِ دوراں، فاضلِ جلیل علامہ مفتی

## محمد صدیق ہزاروی سعیدی مدظلہ العالی

(صاحبِ تصانیفِ کثیرہ، سابق مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور وصدرِ مدرس جامعہ ہجویریہ لاہور)

"البدور السافرہ" علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تصنیف ہے اس کتاب نافعہ سے عمومی استفادہ کے لئے بقیۃ السلف، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی نے اسے اُردو زبان کا لباس دیا جس سے اس کا فائدہ دوچند ہو گیا۔ حضرت علامہ اُویسی اَہلِ سنت وجماعت کے اکابر واجلہ علماء میں سے ایک عظیم علمی شخصیت ہیں جن کا وجودِ مسعود اس وقت ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک نعمتِ خداوندی ہے آپ نے قرطاس و قلم سے جس قدر مضبوط تعلق قائم رکھا ہے وہ قابلِ قدر ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اُستاذ العلماء کی دینی وملی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید خدمات کے لئے ان کو عمرِ خضر مرحمت فرمائے۔ آمین

## اُستاذ العلماء، مفتی اہلسنت، علامہ

## جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالیٰ

(ناظمِ تعلیمات جامعہ نعیمیہ کراچی)

فیضِ ملت ؒکی بارگاہ میں ان الفاظ سے اظہارِ محبت فرماتے ہیں کہ فاضلِ جلیل، عالمِ نبیل حضرت علامہ ومولانا ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی صاحب مدظلہ العالی اپنے وقت کے نہ صرف بہت بڑے مفسر ومحدث اور مناظرِ اسلام ہیں بلکہ بہت بڑے عاشقِ رسول ﷺ بھی ہیں آپ کا قلم گوہر رقم تقدیس اُلوہیت، عظمتِ رسول ﷺ، شانِ صحابہ واہلِ بیت اور ادبِ اولیاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سلسلے میں ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے۔ فخر وغنا میں بلا مبالغہ شانِ جنید وبایزید کے امین نظر آتے ہیں۔

تصنیف وتالیف اور ترجمہ نویسی میں محدث بریلوی امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ اور بحر العلوم علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ کے جانشین نظر آتے ہیں۔ آپ صاحبِ تصانیفِ کثیرہ ومفیدہ ہیں جن کی تعداد رسائل اور ضخیم کتب کی شکل میں تین ہزار سے زائد ہو چکی ہیں اور نیز یہ سلسلہ ابھی جاری

وساری ہے۔اللہ تعالیٰ حضور انور نورِ مجسم ﷺ کے صدقے حضرت موصوف کے ظلّ عاطفت (سایہ کرم) کو اہلِ سنت کے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔آمین

## محافظِ مسلکِ اہل سنت علامہ

## سید شاہ تراب الحق قادری رضوی مدظلہ العالیٰ

### (امیر جماعتِ اہلسنت کراچی، مہتمم جامعہ امجدیہ)

"فیضِ ملت" کو "احوالِ آخرت" کے ترجمہ کی تکمیل پر یوں ہدیہ محبت پیش کرتے ہیں کہ ہمارے اس دور کے جلیل القدر عالم دین حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی مدظلہ العالیٰ صاحبِ تصانیف کتبِ کثیرہ جو ایک وقت میں مدرس، محدث، مؤلف، شیخ الحدیث والتفسیر، مترجم ،واعظ جیسی بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔اُنہوں نے زیرِ نظر کتاب (البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ) کا سلیس اُردو زبان میں ترجمہ فرما کر ہم پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "فیضِ ملت" نے تقریباً ۴۰ (چالیس) سے زائد علوم و فنون کو اپنا موضوعِ سخن بنایا ہے اور اُن پر لاتعداد گراں قدر کتابیں لکھیں ہیں۔اس لئے اس مختصر کتاب میں ان تمام کا احاطہ دشوار ہے لہٰذا "فیضِ ملت" کی کتب کی فہرست بنام "علم کے موتی" سے جس میں حذف تکرار کے بعد تقریباً "۲۰۰۰" کتب کے نام موجود ہیں ان سے انتخاب کر کے مختلف علوم و فنون کے ذیل میں باقاعدہ جمع کر دیا ہے تاکہ تلاش کرنے میں دقت نہ ہو اور یہ بآسانی معلوم ہو سکے کہ فیضِ ملت کی کونسے علم و فن پر کونسی تصنیف موجود ہے۔

اس کے علاوہ اس انتخاب کے لئے راقم الحروف کے اپنے پاس موجود فیضِ ملت کی بے شمار کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے اور کئی علوم و فنون کا ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ فیضِ ملت کی مطبوعہ کتب کی فہرست میں صرف دوہزار (۲۰۰۰) کتب کا تذکرہ ہے حالانکہ یہ تعداد تصنیف تقریباً "۵۰۰۰" کے لگ بھگ ہے لہٰذا بقیہ کتب سے لاعلمی کی بناء پر مجبوراً انہیں ذکر نہیں کیا جا سکا اگر وہ تمام بھی اس تذکرے میں شامل کر لی جاتیں تو فیضِ ملت کی حیاتِ علمی کے کئی چھپے پہلو بھی دنیا علم کے سامنے واضح ہو جاتے نیز مرتب کرنے کے دوران خاص واہم علوم و فنون کی کچھ تعریف و وضاحت اور اُن علم و فن کے آئمہ اور اُن کی تصنیفی خدمات کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ فیضِ ملت کی تصنیفی خدمات صحیح معنی میں اُجاگر ہو سکیں اور قاری کے لئے بھی سامان تسکین مہیا ہو سکے۔

اگر کوئی محقق صحیح معنی میں تحقیق کرنا چاہئے تو راقم الحروف کے خیال میں اس "مظلوم مصنف" کی ذات میں تحقیق کے ایسے بے شمار پہلو موجود ہیں جن پر ایک نہیں بلکہ کئی ڈاکٹریٹ کے مقالہ جات تیار ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کسی مردِ مجاہد کو یہ سعادت بھی نصیب فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

# علم التفسیر واُصولِ تفسیر

تفسیر کا لغوی معنی ہے کشف اور ظاہر کرنا،اصطلاحی معنی کی وضاحت میں علامہ میر سید شریف لکھتے ہیں کہ واضح لفظوں کے ساتھ آیت کے معنی کو بیان کرنا،اس سے مسائل مستنبط(اخذ) کرنا،اس کے متعلق احادیث و آثار بیان کرنااور اس کا شانِ نزول بیان کرنااور علامہ ابوالحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

هو علم يبحث فيه عن كيفية النطق بالفاظ القرآن ومدلولاتها واحكامها الافرادية والتركيبية ومعانيها التی تحمل عليها حالة التركيب وتتمات لذالك۔ (البحر المحيط ،جلد١، صفحه٢٦)

**ترجمہ**﴾ تفسیر وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآن کی کیفیت نطق،ان کے مدلولات،ان کے مفرد اور مرکب ہونے کے احکام،حالتِ ترکیب میں ان کے معانی اور ان کے تتمات سے بحث کی جاتی ہے۔

الفاظِ قرآن کی کیفیت نطق سے مراد علمِ قرأت ہے۔الفاظِ قرآن کے مدلولات سے مراد ان الفاظ کے معانی ہیں اور اس کا تعلق علمِ لغت سے ہے مفرد اور مرکب کے احکام سے مراد علمِ صرف، نحو اور علمِ بیان و بدیع (فصاحت و بلاغت ہے)اور حالتِ ترکیب میں الفاظ قرآن کے معانی سے مراد یہ ہے کہ کبھی لفظ کا ظاہری معنی مراد نہیں ہوتااور اس کو مجاز پر محمول کیاجاتاہے اس کا تعلق علمِ معانی اور بیان سے ہے اور تتمات سے مراد ناسخ و منسوخ کی معرفت،آیات کا شانِ نزول اور مبہمات قرآن کا بیان کرنا ہے۔

# قرآن مجید کی تفسیر کے لئے ضروری علوم

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ تفسیر روح المعانی لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی تفسیر میں علمِ لغت کی ضرورت ہے کیونکہ علمِ لغت کے ذریعہ مفرداتِ قرآن کے خفی معنی معلوم ہوتے ہیں اور صرف و نحو کے قواعد کا علم ضروری ہے کیونکہ اس سے قرآن مجید کی حرکات اور اعراب کا علم ہوتاہے اور یہ پتا چلتاہے کہ فلاں اعراب اور حرکت کے لحاظ سے قرآن مجید کا کیا معنی ہے۔

معانی،بیان اور بدیع کے علم کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے مقتضیِ حال کے اعتبار سے معانی، حقیقت، مجاز اور کنایات کے مختلف پیرایوں کے اعتبار سے قرآن کے معانی اور تحسینِ کلام کا علم ہوتاہے، علمِ حدیث کی ضرورت ہے،اس سے اسبابِ نزول کا علم ہوتاہے، علمِ اُصولِ فقہ کی ضرورت ہے اس سے قرآن مجید کے عام و خاص، مطلق، مقید اور امر و نہی کی دلالت کا علم ہوتاہے، علمِ کلام کی ضرورت ہے تاکہ معلوم ہو اللہ تعالیٰ کے لئے کیا چیز جائز ہے اور کیا محال ہے اور نبی ﷺ کی صفات اور اس کے مقام کا علم ہو اور علمِ قرأت کی ضرورت ہے تاکہ بعض قرأت کے بعض پر رائج ہونے کی وجہ معلوم ہوسکے۔

**نوٹ**﴾ تفسیر کے لئے جن علوم و فنون کی ضرورت ہوتی ہے۔علامہ اُویسی صاحب کواُن علوم و فنون میں نہ صرف ملکہ و تبحر حاصل ہے بلکہ تقریباًاُن تمام ہی علوم و فنون میں معرکتہ الآراء علمی و تحقیقی کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

# چند مفسرین کی کتب کا اجمالی تذکرہ

۱)امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری(م:۳۱۱ھ) جامع البیان

۲)امام ابو اسحاق ابراہیم بن الزجاج(م:۳۷۰ھ) اعراب القرآن

۳)امام فخر الدین محمد عمر رازی(م:۶۰۶ھ) تفسیرِ کبیر

۴)امام ابو عبداللہ محمد قرطبیؒ(م:۶۶۸ھ) الجامع الاحکام القرآن

۵)امام ابوالخیر عبداللہ بیضاوی(م:۶۸۵ھ) انوار التنزیل

۶)امام علی بن محمد محمد خازن(م:۷۲۵ھ) لباب التاویل

۷)امام جلال الدین سیوطی شافعی(م:۹۱۱ھ) تفسیر جلالین

**اُصول تفسیر**﴾ علمِ اُصولِ تفسیر سے مراد ایسے قواعد کا جاننا ہے جن کو پیشِ نظر رکھنے سے اصلی وجہ الصحۃ نظم قرآن کے معانی مقصودہ کی تشریح اور احکام شرعیہ کا استنباط کیا جا سکے۔

## اُصولِ تفسیر سے متعلق چند کتب کا اجمالی تذکرہ﴾

۱)علامہ بدر الدین زرکشی(م:۷۹۴ھ) البرہان فی علوم القرآن

۲)علامہ جلال الدین سیوطی(م:۹۱۱ھ) الاتقان فی علوم القرآن

۳)علامہ محمد زرقانی (م:۱۱۲۴ھ) مناہل العرفان فی علوم القرآن

۴)علامہ ابو بکر محولی(م:۳۰۹ھ) احادی فی علوم القرآن

۵)علامہ محی الدین کافیجی(م:۸۵۶ھ) التیسیر فی علم التفسیر

۶)شاہ ولی اللہ محدث دہلوی(م:۱۱۷۶ھ)الفوز الکبیر فی اُصول التفسیر

# مظلوم مصنّف اور علم تفسیر و اُصول تفسیر

علمائے اسلام نے دینِ متین کی سربلندی و حفاظت کے لئے ہر طرح سے اپنی خدمات کو ہر دور میں فی سبیل اللہ پیش کر کے رہتی دنیا تک سرخروئی اور اُخروی عزت کو پالیا ہے۔قرآن پاک کے مضامین کی تفسیر بلاشبہ ایک عظیم خدمتِ دینِ اسلام ہے تاکہ خلقِ خدا قرآن مجید کے مطالب و مفہوم سے آگاہ ہو سکے

کیونکہ قرآن پاک کلامِ الٰہی ہے اور ہر کس و ناکس اس کو سمجھنے کی استعداد نہیں رکھتا لہٰذا ہر زمانے میں ضرورتِ عوام کی مناسبت سے قرآن پاک کی بیشمار تفاسیر مرتب کیں گئیں اور خلقِ خدا اُن سے فیضیاب ہوئی۔

علامہ اُویسی صاحب نے بھی اس عظیم خدمتِ دین سے فیضیابی کے لئے علمِ تفسیر و اُصولِ تفسیر پر دسوں کتابیں تصنیف فرمائیں اس موضوع پر نا صرف آپ نے رسائل لکھے بلکہ باقاعدہ ۱۵ مجلدات پر مشتمل اپنی "تفسیرِ اُویسی" لکھی اس کے علاوہ "روح البیان" کا اُردو ترجمہ بنام "فیوض الرحمن" ۳۰ جلدوں میں تحریر کیا نیز بزبانِ عربی بھی ۱۰ جلدوں میں اپنی تفسیر عربی "فضل المنان" لکھی۔ مختصراً اس دور میں شاید ہی کسی نے علمِ تفسیر کی اس قدر خدمت کی ہو جتنی کے اس "مظلوم مصنف" نے کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

## علامہ اُویسی صاحب کی تفسیری کتب

| | |
|---|---|
| ۱)فیوض الرحمان ترجمہ اُردو روح البیان | (۳۰ جلدیں) |
| ۲)فضل المنان فی تفسیر القرآن (عربی) | (۱۵ جلدیں) |
| ۳)تفسیرِ اُویسی (اُردو) | (۱۵ جلدیں) |
| ۴)فیضِ الرسول فی اسبابِ النزول | (۱۰ جلدیں) |
| ۵)احسن البیان فی اُصول تفسیر القرآن | (۳ جلدیں) |
| ۶)تفسیر بالرائے | (۳ جلدیں) |
| ۷)الهلالین ترجمہ و شرح اُردو جلالین | (۵ جلدیں) |

۸)فیضِ القدیر فی اُصول التفسیر

۹)القول الراسخ فی معرفۃ المنسوخ و الناسخ

۱۰)احسن الثور فی روابط الآیات والسور

۱۱)فتح المغلقات فی شرح المقطعات

۱۲)خیر الخلاص تفسیر سورہ اخلاص

۱۳)ازالۃ المشتبهات فی آیات المتشابهات

۱۴)تفسیر انک لا تھدی

۱۵)تفسیر سورہ فاتحہ

۱۶)تفسیر ورفعنا لک ذکرک

۱۷)اعجاز القرآن

۱۸)الاسعاف فی تفاسیر الاحناف

۱۹)فیض القرآن فی ترجمة القرآن

۲۰)احسن الثور فی روابط الاسماء والسور

## علمِ حدیث واُصول حدیث

حدیث کے لغوی معنی! لفظ حدیث بقول علامہ سیوطی رحمۃاللہ علیہ ضدِ قدیم کو کہتے ہیں اور یہ خبر، ذکر بات اور بیان وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے عربی زبان میں اس کا وہی مفہوم ہوتا ہے جو ہم اُردو میں گفتگو، کلام یا بات وغیرہ سے مراد لیتے ہیں۔

**حدیث کے اصطلاحی معنی**﴾اصطلاحی معنی میں حدیث حضور نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کو کہتے ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں حدیث کے تحت ہر وہ چیز داخل ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو خواہ اقوال وافعال اور احوال ہوں یا تقریرات وصفات بلکہ بعض محدثین نے صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال کو بھی حدیث میں داخل مانا ہے۔

**علمِ حدیث کی تعریف**﴾علامہ عینی شرح بخاری "عمدۃ القاری" میں علمِ حدیث کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ: هو علم يعرف به اقوال رسول الله ﷺ وافعاله واحواله۔

**ترجمہ**﴾علمِ حدیث وہ علم ہے جس سے حضور نبی کریم ﷺ کے اقوالِ طیبہ، افعالِ مبارکہ، احوالِ حسنہ معلوم ہوں۔

**علمِ اُصولِ حدیث**﴾اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں صفاتِ رجال اور صیغِ اداء کی حیثیت سے احادیثِ نبویہ کی صحت وضعف اور قبول وعدم قبول کے بارے میں بحث ہو۔ باالفاظ دیگر اُصولِ حدیث ان قواعد کے جاننے کو کہتے ہیں کہ جن کے ذریعے سے رد وقبول کے اعتبار سے راوی و مروی کا حال معلوم ہو۔

## محدثین کی علمِ حدیث پر مشتمل چند کتب کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (م:۱۵۰ھ) | مسندِ امام اعظم |
| ۲)امام مالک بن انس اصبحی (م:۱۷۹ھ) | موطا امام مالک |
| ۳)امام ابو بکر عبداللہ بن محمد (م:۲۳۵ھ) | مصنف ابن ابی شیبہ |
| ۴)امام احمد بن حنبل (م:۲۴۱ھ) | مسندِ امام احمد |
| ۵)امام محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ) | صحیح بخاری |
| ۶)امام مسلم بن حجاج قشیری (م:۲۶۱ھ) | صحیح مسلم |
| ۷)امام علی بن عمر دار قطنی (م:۲۸۵ھ) | سنن دارقطنی |
| ۸)امام ابو جعفر احمد طحاوی (م:۳۲۱ھ) | مشکل الآثار |
| ۹)امام ابو القاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ) | معجم کبیر |
| ۱۰)امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ) | جمع الجوامع |

## محدثین کی علم اُصول حدیث پر مشتمل چند کتب کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م:۸۵۲ھ) | تقریب التہذیب |
| ۲)امام تقی الدین عثمان بن الصلاح (م:۶۴۳ھ) | مقدمہ ابن الصلاح |
| ۳)امام خطیب بغدادی (م:۴۶۳ھ) | الجامع لآداب الشیخ و السامع |
| ۴)امام جمال الدین یوسف مزی (م:۷۴۲ھ) | تہذیب الکمال |
| ۵)امام جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ) | احکام احادیثِ الموضوعة |
| ۶)امام محمد بن عبداللہ زرکشی (م:۷۹۴ھ) | اللالی المنثورہ |
| ۷)امام حافظ ابن حجر عسقلانی (م:۸۵۲ھ) | نخبة الفکر |
| ۸)علامہ حافظ شمس الدین سخاوی (م:۹۰۲ھ) | فتح المغیث |

# فیضِ ملّت کی علم حدیث واُصول حدیث پر علمی وتحقیقی کتب کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)الفیض الجاری شرح جامع صحیح بخاری | (۱۰جلدیں) |
| ۲)انوار المغنی شرح سنن دار قطنی | (۱۰جلدیں) |
| ۳)الاحادیث السنیه فی الفتاوی الرضویه | (۱۰جلدیں) |
| ۴)شرح سنن دارمی | (۸جلدیں) |
| ۵)شرح جامع ترمذی شریف | (۵جلدیں) |
| ۶)شرح صحیح مسلم شریف | (۱۰جلدیں) |
| ۷)اللمعات شرح مشکوٰۃ | (۵جلدیں) |
| ۸)الاحادیث الموضوعة | (۵جلدیں) |
| ۹)اصطلاحات علم الحدیث | |
| ۱۰)تعلیقات علی المشکوۃ شریف | |
| ۱۱)الحدیث الضعیف | |
| ۱۲)شرح شعب الایمان | |
| ۱۳)شرح اربعین نووی | |
| ۱۴)اصطلاحات الروایات | |

**نوٹ**: ان کُتب میں فقط مبسوط کتابوں کے نام شامل کئے ہیں ورنہ رسائل وصحائف مشتمل بر علمِ حدیث تو بے شمار ہیں جنہیں یہاں خوفِ طوالت کے سبب ذکر نہیں کیا گیا۔مزید تفصیل کے لئے فہرستِ کتب بنام "علم کے موتی" ملاحظہ فرمائیں۔

# علمِ فقه

فقہ کے لغوی معنی کسی شئ کو کھولناہے الفقہ لغۃ العلم بالشئ ثم خص بعلم الشریعۃ یعنی فقہ کے لغوی معنی کسی چیز کو جانناہے پھر یہ علم شریعت کے ساتھ خاص ہو گیا۔

اصطلاحِ اہلِ شرع میں فقہ کی مشہور تعریف یہ ہے کہ ھو العلم بالاحکام الشرعیۃ الفرعیہ من ادلھا التفصیلیۃ۔یعنی فقہ احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کو کہتے ہیں جو کہ احکام کی ادلہ تفصیلیہ سے حاصل ہو۔

احکامِ فروعی وہ ہیں جن کا تعلق عمل سے ہوتا ہے اور احکامِ اصلی وہ ہیں جن کا تعلق اعتقاد سے ہوتا ہے۔احکام کی ادلہ مفصلہ چار(۴)ہیں۔قرآن، حدیث،اجماع،قیاس۔تعریف مذکور دو(۲)جزوں پر مشتمل ہے ایک "العلم بالاحکام الشرعیۃ الفرعیہ"اس جز کے پیشِ نظر احکامِ اعتقادیہ جیسے وحدانیتِ خداوندی تعالیٰ،رسالتِ رسل اور علمِ یومِ آخرت وغیرہ اُمورِ فقہ کی اصطلاحی مضمون سے خارج رہیں گے اور جزء دوم "العلم بالادلۃ التفضیلیۃ"کامطلب یہ ہے کہ قضایافرعیہ عملیہ میں سے ہر قضیہ کی تفصیلی ادلہ کا علم ہو۔

**علمِ فقہ اوراس کی عظمت**﴾ حضور نبی کریم ﷺ کاارشاد ہے کہ من یرد اللہ خیرا یفقہ فی الدین۔یعنی اللہ تعالیٰ جس بندے سے خیر کا ارادہ فرماتاہے اُسے دین کی سمجھ عطافرمادیتاہے نیزارشادفرمایاکہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے کیونکہ عابد کی عبادت بلابصیرت ہوتی ہے اس لئے شیطان پر بہت آسان ہے کہ اسے شکوک وشبہات میں مبتلا کر کے گمراہ کردے۔

**خیرالقرون اور فقہاء صحابہ و تابعین**﴾ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں دو قسم کے اصحاب تھے ایک وہ جو ہمہ وقت حفظِ حدیث اور روایتِ حدیث میں مشغول تھے جیسے ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم وغیرہ اور دوسرے وہ جو نصوص میں غور و تفکر کرکے مسائل واحکام کے استنباط میں صرف ہمت کرتے تھے جن میں سے چند جلیل القدر فقہاء صحابہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱)حضرت سیدناعمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۲)حضرت سیدناعلی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۳)حضرت سیدناعبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ

۴)حضرت سیدناعبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

۵)حضرت سیدناابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۶)حضرت سیدناعبداللہ ابنِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۷)حضرت سیدناعبداللہ ابنِ عمرو رضی اللہ عنہ

**زمانہ تابعین کے چند جلیل القدر فقہاء**﴾

۱)حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

۲)حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳)حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۴)حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۵)حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۶)حضرت سلیمان یسار رضی اللہ عنہ

۷)حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۸)حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ

۹)حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ

۱۰)حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ

## مشھور مذاھب فقہ اوران کی فقھی خدمات

تمام مذاہبِ فقہ میں عروج و دوام صرف چار(۴) مذاہب کو حاصل ہوا ہے یعنی فقہ حنفی، فقہ شافعی، فقہ مالکی، فقہ حنبلی۔ اگرچہ اس کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب بھی موجود تھے مگر مرور زمانہ (گزرے زمانے) کے سبب یا دیگر وجوہات کی بناء پر وہ رفتہ رفتہ ختم ہوتے چلے گئے لٰہذا اب ان چار(۴) مذاہب کے پیروکار پوری دنیا میں موجود ہیں ذیل میں فقط ان چاروں مذاہب کی علمِ فقہ کی مایہ ناز کتب میں سے چند کے اسماء مبارکہ تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ مقصودِ مضمون کی تفہیم میں آسانی ہو۔

### مؤلفاتِ فقہ حنفی

۱)مبسوط از امام محمد بن حسن شیبانی

۲)جامع کبیر وصغیر از امام ابو یوسف

۳)کافی از امام حاکم شہید محمد بن محمد

۴)الجامع از امام اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ

۵)بدائع الصنائع از علامہ ابو بکر کاشانی

۶)ردالمحتار از علامہ شامی

## مؤلفاتِ فقہ مالکی

۱)الاستیعاب از امام ابو عمر احمد اشبیلی

۲)المدونۃ الکبریٰ از امام سحنون تنوفی مالکی

۳)کافی از امام شیخ خالد بن عبدالبر قطربی

۴)مبسوط از امام محمد بن محمد معروف بابن عرفہ درغمی تونسوی

۵)مختصر خلیل از علامہ خلیل بن الحاق مالکی

## مؤلفاتِ فقہ شافعی

۱)الکتاب الکبیر امام محمد بن ادریس شافعی

۲)الام از امام شافعی

۳)الحاوی الکبیر از امام ابوالحسین علی بن محمد ماوردی

۴)المہذب از علامہ ابو اسحاق شیرازی

۵)نہایۃ المحتاج از علامہ شمس الدین رملی

## مؤلفاتِ فقہ حنبلی

۱)المغنی از امام علامہ موفق الدین ابن قدامہ حنبلی

۲)الکافی از علامہ موفق الدین ابن قدامہ

۳)الاحکام از امام ضیاءالدین طوفی

۴)جامعِ کبیر از علامہ ابو یعلی محمد بن حسین خلف بغدادی

۵)الانصاف از امام ابوالحسین علی بن سلیمان مرداوی

۶)کشاف القناع از علامہ موسیٰ صالحہ

# مظلوم مصنّف اور علمِ فقہ

فیضِ ملت حضرت علامہ اُویسی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے وہیں علمِ فقہ کے میدان میں بھی ید طولیٰ (کمال) عطا فرمایا ہے۔ تحقیق وتدقیق کے علمی میدان میں آپ کے قلم گوہر رقم نے بے مثال خدمات سرانجام دیں ہیں۔جدید و قدیم بے شمار مسائل پر آپ نے لاتعداد کتبِ مبسوط اور رسائل لکھے ہیں۔

فقہ حنفی کے مسائل کی توضیح کا معاملہ ہو یا کہ مخالفین کے فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات ہوں یا پھر کسی جدید مسئلے کا شرعی حکم بیان کرنا ہو علامہ اُویسی صاحب ہر محاذِ علمی پر نہایت پُراعتماد ہو کر دلائل و براہین اور کتبِ اکابرین وسلفِ صالحین کے حوالہ جات سے مسائل کو واضح کرتے ہیں اور سائل و معترض کو نہایت متانت و سنجیدگی اور سادگی سے مسئلہ کا حل ذہن نشین کراتے ہیں۔

علمِ فقہ میں سب سے زیادہ اہم شعبہ فتویٰ نویسی کا ہے جس میں قدم قدم پر نہایت احتیاط سے چلنا پڑتا ہے۔علامہ اُویسی صاحب نے علوم وفنونِ اسلامیہ کے ہر میدانِ علمی کی طرح یہاں پر بھی ایسی مثالیں قائم کیں ہیں جنہیں دیکھ کر بجا طور پر بے ساختہ یہی کہا جاتا ہے کہ :

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

فتاویٰ جات کے حوالے سے جہاں آپ نے چھوٹے بڑے کئی رسائل وکتب تحریر کیے ہیں۔دس ضخیم مجلدات میں آپ کا فتاویٰ اُویسیہ آپ کی فقاہت وذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے الغرض آپ نے سینکڑوں کتب علمِ فقہ کے حوالے سے تحریر کی ہیں ذیل میں فقط چند کتب ورسائل کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

## فیضِ ملّت کی علمِ فقہ سے متعلق تصانیف

۱)فتاویٰ اُویسیہ(۱۰ جلدیں)
۲)شرح ہدایہ
۳)شرح وقایہ
۴)حاشیہ قدوری
۵)اشد البلاء فی کتابۃ النساء
۶)احکام المبسوق
۷)تفریح الخاطر فی صلوٰۃ المسافر
۸)ٹیسٹ ٹیوب بے بی
۹)اسواء التعزیر فی احکام التصویر
۱۰)بیمہ کی اسلامی حیثیت
۱۱)الاقساط فی الحیلۃ والاسقاط
۱۲)بیمہ کا نعم البدل
۱۳)التحقیق العجیب فی مشروعیۃ التثویب
۱۴)تحقیق اوزان شرعیہ
۱۵)الفوائد الممتازہ فی تحقیق حمل الجنازہ
۱۶)برتھ کنٹرول

۱۷)اکمل البیان فی ابحاث الاذان ۱۸)اعضائے انسانی کی پیوند کاری

۱۹)احسن القری فی تحقیق الجمعۃ فی القری ۲۰)انتقالِ خون کا شرعی حکم

۲۱)اصلاح الجھال فی النکاح فی الشھر الشوال ۲۲)اکل الصدقات والزکاۃ حرام علی السادات

**علمِ اُصولِ فقہ**﴾اُصولیین کے یہاں علمِ اُصولِ فقہ سے مراد وہ اُصول ہیں جن پر فقہ کی بنیاد قائم ہو اسی لئے علامہ کمال الدین ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب التحریر" میں علمِ اُصولِ فقہ کی تعریف یوں بیان کی ہے۔انہ ادراک القواعد التی یتوصل بھا الی استنباط الفقہ۔یعنی اُصولِ فقہ اُن قواعد کا علم ہے جس سے تفصیلِ ادلہ کے ساتھ عملی احکام کے استنباط کی شاہراہ قائم ہو مثلاً علمِ اُصول یہ ثابت کرتا ہے کہ امرِ متقضی وجوب ہوتا ہے اور نہی متقضی تحریم پس جس وقت فقہیہ نماز یا زکوٰۃ کا حکم نکالنا چاہے کہ واجب ہے یا غیر واجب تو وہ آیت واقیمو االصلوٰۃ واتوالزکوۃ کو سامنے رکھے گا پھر اس اُصول کے پیشِ نظر حکم شرعی کا استنباط کرے گا۔

## اُصولِ فقہ کے چند آئمہ عظام اوران کی تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)امام محمد ادریس شافعی(م:۲۰۴ھ) | مقدمہ کتاب الام |
| ۲)امام ابو منصور ماتریدی(م:۳۳۲ھ) | ماخذ الشرع |
| ۳)امام ابو بکر احمد بن علی(م:۳۷۰ھ) | الاصول |
| ۴)امام فخر الدین رازی(م:۶۰۶ھ) | المحصول |
| ۵)امام سعد الدین تفتازانی(م:۷۹۱ھ) | توضیح و تلویح |
| ۶)امام کمال الدین محمد(م:۸۶۱ھ) | التحریر مع التیسیر |
| ۷)علامہ محب اللہ بہاری(م:۱۱۱۹ھ) | مسلم الثبوت |
| ۸)علامہ احمد جونپوری(م:۱۱۳۰ھ) | نورالانوار |
| ۹)علامہ عبدالحق خیر آبادی(م:۱۳۱۸ھ) | شرح مسلّم الثبوت |

## فیضِ ملّت کی اُصولِ فقہ سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)حقیقۃ الیاقوت شرح مسلّم الثبوت ۲)شرح اُصولِ الشاشی

| | |
|---|---|
| ۳)زينة القرطاس بالاجماع والقياس | ۴)اجماعِ اُمت |
| ۵)سلب الطغوىٰ عن عموم البلوىٰ | ۶)اُصولِ فقه |
| ۷)المقياس فی ابحاث القياس | ۸)اصل اباحت ہے |
| ۹)الامتياز بين الحقيقة والمجاز | ۱۰)عرف عام یا عادت |

## علم التاريخ

لغوی معنی تاریخ نکالنا،وقت کا بیان کرناوغیرہ ہیں۔اصطلاحی معنی میں علمِ تاریخ اُس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے نبیوں، رسولوں، بادشاہوں،فاتحوں اور مشہور شخصیات کے حالات اور گذرے ہوئے مختلف زمانوں کے عظیم الشان واقعات ومراسم وغیرہ معلوم ہوسکیں اور جو کہ زمانہ گذشتہ کی معاشرت واخلاق تمدن وغیرہ سے واقف ہونے کا ذریعہ بن سکیں۔تاریخ کی مختلف تعریفات کے خلاصہ میں مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ جو حالات واخبار بقیدِوقت لکھے جاتے ہیں اُن کو تاریخ کہتے ہیں۔

**علمِ تاریخ کی اہمیت اوراس کے فوائد**﴾علامہ ابنِ خلدون اپنے "مقدمہ" میں لکھتے ہیں کہ تاریخ ایک بلند مرتبہ شعبۂ علم اور کثیر الفوائد وخوش نتائج فن ہے کیونکہ وہ ہم کو سابق اُمتوں کے اخلاقی حالات،انبیاء کرام کی پاک سیرتوں اور سلاطین کی حکومتوں اوراُن کی سیاستوں سے روشناس کرتا ہے تاکہ جو شخص دینی ودینوی معاملات میں اُن میں سے کسی کی بھی پیروی کرنا چاہے تواُس کا دامن فائدہ سے خالی نہ رہے۔

## چند مشاہیر مؤرخین اوران کی تاریخی تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)امام محمد بن اسحاق(م:۱۵۱ھ) | سیرتِ ابن اسحاق |
| ۲)امام عبداللہ بن قتیبہ(م:۲۷۶ھ) | المعارف لابن قيتبه |
| ۳)امام محمد بن اسماعیل(م:۲۵۶ھ) | تاریخِ کبیر |
| ۴)امام احمد خطیب بغدادی(م:۴۶۳ھ) | تاریخِ بغداد |
| ۵)امام محمد بن جریر طبری(م:۳۱۰ھ) | تاریخ الامم والملوک |
| ۶)علامہ ابوالحسن ابن اثیر(م:۶۳۰ھ) | الکامل فی التاریخ |
| ۷)علامہ عمادُالدین ابن کثیر(م:۷۷۴ھ) | البدایہ والنہایہ |
| ۸)علامہ ابن خلدون(م:۸۰۸ھ) | تاریخِ ابن خلدون |

# فیضِ ملّت کی تاریخ وسوانح پر مشتمل تصانیف

۱)سوانحِ حیات اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

۲)سوانحِ حیات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳)سوانحِ حیات حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۴)سوانحِ حیات امام جلال الدین سیوطی

۵)سوانحِ حضرت سلطان باہو

۶)حالاتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۷)سوانحِ حضرت احمد کبیر رفاعی

۸)ذکرِ اُویس قرنی

۹)سوانحِ حیاتِ حضرت مجدد الف ثانی

۱۰)سیرتِ امام مالک

۱۱)سیرتِ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ

۱۲)سیرت امام شافعی

۱۳)سیرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ

۱۴)سیرت غوثِ اعظم

۱۵)سیرتِ حضرت سیدنا گیسودراز

۱۶)تاریخِ کربلا

۱۷)خلافتِ بنوعباسیہ کے خدوخال

۱۸)تاریخِ خلافتِ بنواُمیہ

۱۸)حالات سیدنا سلطان بالادین اُویسی

۱۹)تذکرۂ علمائے اہلسنت (۲جلدیں)

۲۰)ذکرِ خواجہ محکم الدین سیرانی

۲۱)اماطۃ الاذی عن نسب غوث الوریٰ

۲۲)آزر چچا تھا یا باپ؟

# علمِ منطق

منطق نطق سے مشتق ہے اس کا لغوی معنی بولنا، گفتگو کرنا ہے۔یہ نطق سے مصدرِ میمی ہے اصطلاحی تعریف میں علامہ سید جرجانی لکھتے ہیں کہ المنطق آلة قانونية تعصم مراعتها الذهن عن الخطاء فی الفکر ۔یعنی علمِ منطق ایک ایسا علمی و قانونی آلہ ہے جس کی رعایت ذہن کو خطائی الفکر سے بچاتی ہے۔

## علمِ منطق کے مدونین

۱)حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام

۲)یونانی حکیم ارسطاطالیس معروف بہ ارسطو(م:۳۸۴ق ب)

۳)ابو نصر محمد بن محمد طرقان فارابی(م:۳۳۹ھ)

۴) شیخ ابو علی حسین بن عبداللہ معروف بابن سینا(م:۴۲۸ھ)

## علمِ منطق کی چند مایہ ناز کتب

| | |
|---|---|
| ۱)امام محمد بن محمد غزالی(م:۵۰۵ھ)محک النظر۔ | معیارِ العلوم |
| ۲)علامہ نجم الدین علی کاتبی(م:۶۵۰ھ) | عین القواعد |
| ۳) شیخ سراج الدین محمود آرموی(م:۶۸۲ھ) | مطالع الانوار |
| ۴)الشیخ ابو علی حسین ابن سینا(م:۴۲۸ھ) | الموجز الکبیر |
| ۵)علامہ محب اللہ بہاری | سلم العلوم |
| ۶)علامہ قاضی مبارک بن محمد ادھمی | قاضی مبارک |
| ۷)علامہ قاضی محمد حسن بن قاضی غلام | ملا حسن |

## فیضِ ملّت کی علمِ منطق سے متعلق چند تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)سرِ المکتوم ترجمہ و شرح سلم العلوم | ۲)فیضِ الحسیب ترجمہ وشرح تھذیب |
| ۳)ترجمہ و شرح مرقاۃ | ۴)قواعدِ منطق |
| ۵)ترجمہ وشرح میر قطبی | ۶)نقشہ قواعدِ منطق |
| ۷)ترجمہ و شرح ایساغوجی | ۸)تعلیمِ المنطق |

## علم المناظرہ

مناظرہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں باہم نظر کرنا، مشابہ ہونا، بحث ومباحثہ کرنا۔اصطلاحی معنی کے متعلق علامہ قاضی آفندی "علم آداب البحث والمناظرہ" میں لکھتے ہیں کہ المناظرہ ھی النظر من الجانبین فی النسبۃ بین الشّیٔین اظھارًا للصواب،یعنی مناظرہ کے معنی جانبین سے دو چیزوں کے درمیان نسبت میں بغرض اظہار صواب نظر کرنا ہے جیسے کہ جب دو شخص کسی مدعی مثلاً اثبات وجود صانع کی بابت مخاصمہ کریں تو اُن دونوں مخاصموں کی نظر برائے اظہار صواب دو چیزوں کے درمیان ایک نسبت میں ہے اور وہ نسبتِ صانع کا وجود یا عدم وجود ہے۔

**مناظرہ، مجادلہ، مظاہرہ**﴾یہ بات یاد اور ذہن نشین رہے کہ اگر باہمی تکرار سے مخالفین کی غرض اظہار حق وصواب ہو تو اصلاح میں اس کا نام مناظرہ ہے اور اگر صرف الزامِ فریق کی نیت ہو تو اس کو مجادلہ کہتے ہیں اور اگر محض شیخی کا اظہار اور اپنی بات پر اڑے رہنا مقصود ہو تو اس کو مظاہرہ کہتے ہیں اور بد قسمتی سے آج کل یہی قسم رائج ہے۔

## فنِ مناظرہ کی چند قابل قدر تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)علامہ میر سید شریف جرجانی | شریفیه فی علمِ المناظرہ |
| ۲)علامہ محمد عبدالرشید عثمانی | رشیدیه فی علمِ المناظرہ |

## فیضِ ملّت کی علمِ مناظرہ سے متعلق چند تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)شرح مناظرۂ رشیدیه | ۲)علم المناظرہ |
| ۳)مناظرۂ علمِ غیب | ۴)مناظرۂ حاضر وناظر |
| ۵)اقلاع الفتن بمناظرہ اہل سنن | ۶)شکست فاش مناظرہ |
| ۷)مناظرۂ سٹھمیل | ۸)مناظرۂ لوس ملتان |

## علمِ الصرف

صَرف کا لغوی معنی پھیرنا، ہٹانا، واپس کرنا وغیرہ ہے جیسا کہ صَرَّفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُم، یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو حق سے پھیر دیا یعنی وہ گمراہ ہوگئے۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں کلماتِ مفردۂ موضوعہ عربیہ کی مختلف صور وہیات نوعیہ اور بناوٹ سے بحث ہو باالفاظ دیگر علمِ صرف وہ علم ہے جس سے کلموں کی ساخت اور ان کو تبدیل کرنے کے قواعد معلوم ہوں۔ اس علم کا موضوع کلمات ثلٰثہ ہیں یعنی اسم، فعل، حرف۔

## علمِ الصرف کے چند مشاہیر آئمہ اور اُن کی تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)ابو عثمان بکر ابن عدی (م:۲۴۸ھ) | تصریف مازی |
| ۲)ابو الفتح عثمان بن جنی نحوی (م:۳۹۲ھ) | تصریف ملوکی |
| ۳)ابو الفضل احمد بن محمد میدانی (م:۵۱۸ھ) | نزہة الطرف |
| ۴)علامہ ابن حاجب (م:٦٤٦ھ) | شافیه |

۵)علامہ میر سید علی بن محمد جرجانی — صرف میر

۶)علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری(م:۱۲۷۹ھ) — علم الصیغہ

۷)علامہ علی اکبر بن علی الہ آبادی(م:۱۰۰۹ھ) — فصول اکبری

۸)علامہ سراج الدین عثمان چشتی(م:۷۵۸ھ) — پنج گنج

## فیضِ ملّت کی علمِ الصرف سے متعلق چند تصانیف

۱)النجاح ترجمہ و شرح مراح الارواح

۲)ترجمہ و شرح ابیاتِ الصرف

۳)ابواب الصرف مع قوانین

۴)فضلِ الٰھی شرح صرفِ بھائی

۵)نقشہ قواعد الصرف

۶)ہدیۃ الطلبہ عرف مشکل صیغے

۷)صرفِ اُویسی

۸)فیضِ الکبیر ترجمہ وشرح صرفِ میر

۹)فیضِ رضا شرح کریما

## علم النحو

نحو کالغوی معنی طرف، کنارہ، قصد وارادہ وغیرہ ہے جیسا کہ: نحوت ہذا نحواً۔ اصطلاحی معنی میں علم النحو سے مراد وہ علم ہے جس میں اواخر کلمات موضوعہ کے احوال اعراب وبنا، ترکیب وافراد سے بحث کی جائے اُسے علم الاعراب بھی کہتے ہیں۔

## علم النحو کے چند جلیل القدر آئمہ اوران کی تصانیف

۱)امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ — اوّل تحریر

۲)ابو عمر عیسیٰ بن عمر ثقفی(م:۱۴۹ھ) — الاکمال اور الجامع

۳)عمرو بن عثمان بن قنبر المعروف سیبویہ(م:۱۶۱ھ) — الکتاب

۴) بکر بن محمد بن عثمان المازنی(م:۲۴۹ھ) — علل النحو

۵)عثمان بن عمر المعروف ابن حاجب(م:۶۴۲ھ) — کافیہ

۶) شیخ سراج الدین عثمان چشتی(م:۷۵۸ھ) — ھدایۃ النحو

۷)علامہ شیخ عبدالرحمن جامی(م:۸۹۸ھ) شرحِ جامی

۸)علامہ میر سید شریف جرجانی(م:۷۸۹ھ) نحو میر

## شرفِ علم النحو

صاحبِ مفتاح السعادۃ لکھتے ہیں کہ علم النحو کا حاصل کرنا فرضِ کفایہ میں سے ہے کیونکہ جس طرح سے دیگر علوم کتاب وسنت سے استدلال کا ذریعہ بنتے ہیں اسی طرح اس سے بھی استدلال کی ضرورت پیش آتی ہے کیونکہ اس کے بغیر کتاب وسنت سے درست معرفت حاصل نہ ہو گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تعلمو النحو کما تعلمون السنن و الفرائضکہ علمِ نحو کو اسی طرح حاصل کرو جیسے کہ تم فرائض وسنن کو سیکھتے ہو۔

## فیضِ ملّت کی علم النحو سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)التوضیح الکامل ترجمہ و شرح شرح مائۃ عامل

۲)احسن الحدیث فی بیان التذکیر و التأنیث

۳)التحائف السنیہ فی الترا کیب النحویہ

۴)الفیض الکبیر ترجمہ و شرح نحو میر

۵)تنشیط الاذہان فی اذا تنازع الفعلان

۶)نعم الحامی شرح شرح جامی

۷)شرح و ترجمہ ہدایۃ النحو

۸)ترجمہ و شرح ابیات النحو

۹)اُویسیہ فی علم النحو

۱۰)ترجمہ و شرح کافیہ

۱۱)حل ترا کیبِ کافیہ

## علمِ طب

طب کالغوی معنی علاج کرنا، خواہش، حال، نشان اور عادت وغیرہ ہے۔ اصطلاحی معنی میں اس سے مراد وہ علم ہے جس میں جسمانی امراض کے علاج کا بیان اور تدابیر حفظانِ صحت مذکور ہیں۔

## علمِ طب کی چند مشہور اقسام

| | | |
|---|---|---|
| ۱) بابلی طب | منسوب | حضرت سیدنا سُلیمان علیہ السلام |
| ۲) یونانی طب | منسوب | ابوالطب اسقیلبوس اور حکیم بقراط ۴۶۰ق م |
| ۳) چینی طب | منسوب | شہنشاہ ہوانگ ٹی ۲۶۸۷ق م |
| ۴) مصری طب | منسوب | بادشاہ آتھوس ۶۰۰ق م |
| ۵) رومی طب | منسوب | حکیم رومی کلوس |
| ۶) ہندی طب | منسوب | برہماجی رشی |

**اسلامی طب:** مسلمانوں کے عروج اور زمانۂ ترقیات میں طب کو بہت ترقی ہوئی۔ مسلمانوں نے طب کے تمام تر دیرینہ سرمایہ کو بہم پہنچاکر سب کو عربی میں منتقل کیا اور اس میں بہت کچھ اضافہ اور اصطلاح و ترمیم بھی کی۔ دمشق میں مسیحی اور یہودی اُستادوں کی مدد سے یونانی طب کی تعلیم میں پوری کوشش کی گئی۔ بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کی سرپرستی میں ایک بڑا دارالعلوم بنا جو مدّتوں تک اچھی حالت میں رہا وہاں اکثر یونانی طبّی کتب کے نیز چند ہندی کتب کے عربی میں تراجم ہوئے الغرض اس دور سے باقاعدہ طب کی کتابیں لکھیں گئیں اور تراجم کے ذریعے سے ایک بہت بڑا ذخیرہ اسلامی طب میں ضم ہو گیا۔

## فیضِ ملّت کی علمِ طب سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱) اسلام اور طب | ۲) اکسیر الامراض (۲ جلدیں) |
| ۳) خارش اور اس کا علاج | ۴) طب قارورہ |
| ۵) رسالہ بواسیر | ۶) رسالہ آتشک |
| ۷) مفید الاجسام | ۸) پیاز کے فوائد |
| ۹) پان کی شان | ۱۰) تمباکو کا استعمال |
| ۱۱) زبدۃ الحکمت | ۱۲) چھوتی بیماریاں |
| ۱۳) کھجور کی تحقیق و اقسام بمع فوائد | ۱۴) طاعون |

# علمِ تصوّف

تصوّف کے لغوی معنی اور اشتقاق کے تعین میں کئی اقوال و آراء موجود ہیں اور پھریوں ہی لفظ صوفی کے ماخذ میں بھی مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں جن میں سے کسی کا تعین دشوار ہے۔اصطلاحی تعریف میں نہایت احسن تعریف "علامہ ابن خلدون" کی ہے وہ اپنے "مقدمہ" میں لکھتے ہیں:

۱)اصل التصوف العکوف علی العبادۃ و الانقطاع الی اللہ تعالیٰ و الاعراض عن زخرف الدنیاوزینتھاوالزھد فیمایقبل الیہ الجھور من لذۃ و مال و جاہ۔

**ترجمہ**﴾تصوّف کا معنی ہے عبادت کرنا مواظبت(مستقل) کے ساتھ،اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا،دنیا کے زیب وزینت کی طرف سے رو گردانی کرنا ،لذتِ مال اور جاہ جس کی طرف عام لوگ متوجہ ہیں اس سے کنارہ کش ہونا۔

۲)امام ابوالحسین نوری رحمۃاللہ علیہ "تصوّف" کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

لیس التصوّف رسمًا و علما و لکنہ خلق

**ترجمہ**﴾یعنی تصوّف نہ رسم ہے نہ علم بلکہ یہ خلق کا نام ہے۔

۳)امام ابو محمد الجریری رحمۃاللہ علیہ "تصوّف" کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

الدخول فی کل خلق سنی والخروج من کل خلق دنی

**ترجمہ**﴾ہر اعلیٰ اور عمدہ خلق میں داخل ہونا اور ہر رذیل عادت سے باہر نکلنا تصوّف ہے۔

۴)امام سیدنا جنید بغدادی رحمۃاللہ علیہ "تصوّف" کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

التصوّف ھو ان یمیتک الحق عنک و یحییک بہ

**ترجمہ**﴾تصوّف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کردے اور اپنی ذات کے ساتھ تجھے زندہ کردے۔

۵)امام ابو بکر الکتانی رحمۃاللہ علیہ نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں تصوّف کی تعریفات کا خلاصہ ان الفاظوں سے بیان کرتے ہیں:

التصوّف صفاء و مشاھدۃ

**ترجمہ**﴾یعنی تصوّف تزکیہ اور مشاہدہ کا نام ہے۔

## علمِ تصوّف کے چند بلند پایہ علماء اوران کی گراں مایہ تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱) شیخ ابو نصر عبداللہ بن علی سراج طوسی | کتاب اللمع |
| ۲) شیخ ابو طالب محمد بن علی حارثی مکی | قوت القلوب |
| ۳) شیخ ابو عبدالرحمن محمد سلمی نیشاپوری | طبقات الصوّفیه |
| ۴) شیخ ابوالقاسم عبدالکریم قشیری | رساله قشیریه |
| ۵) شیخ ابوالحسن علی ہجویری داتاگنج بخش | کشف المحجوب |
| ۶) حجۃالاسلام امام محمد بن محمد غزالی | احیاء العلوم |
| ۷) امام ابوالفرج عبدالرحمن جوزی | صفوة الصفوة |
| ۸) امام الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی | فتوح الغیب |
| ۹) شیخ شہاب الدین سہروردی | عوارف المعارف |
| ۱۰) شیخ محی الدین العربی | فتوحات مکیه |

**نوٹ**﴾ مندرجہ بالا سطور میں نہایت اجمال کے ساتھ تصوّف کے علماء اور اُن کی گراں مایہ تصانیف میں سے چند کتب کا تذکرہ کیا گیا ہے وگرنہ تصوّف سے متعلق بے شمار کتب لکھیں گئیں ہیں مگر ان اوراق میں اُن تمام کا احاطہ ممکن نہیں ہے یہاں فقط اُن خاص آئمہ کا اسماء لکھے ہیں جو کہ بالخصوص اس علمِ تصوّف کے حوالے سے مشہور ہوئے ہیں۔

## فیضِ ملّت کی علمِ تصوّف سے متعلق تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱) انطاقِ المفهوم ترجمه احیاء العلوم للغزالی (۴ جلدیں)

۲) حلیة الاولیاء ترجمه وحاشیه

۳) تنبیه المغترین ترجمه وحاشیه

۴) روض الریاحین ترجمه و حاشیه

۵) صدائے نوی شرح مثنوی معنوی (۲۵ جلدیں)

۶)عون المعبود فی مسئلة وحدة الوجود

۷)مرقاة السالکین ترجمه و شرح مرآة العارفین۔(تصنیف امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ)

۸)منهاج العابدین للغزالی ترجمه

۹)فتوحات مکیه شیخ محی الدین ابی عربی

۱۰)نضحات الانس ترجمه وحاشیه

۱۱)منبهات لابن حجر ترجمه و حاشیه

۱۲)مرغوب القلوب شمس تبریز

۱۳)بے عمل پیر و جاہل مرید

۱۴)اصطلاحاتِ تصوّف

۱۵)تصوّف بدعت ہے یا سنت؟ (۲ جلدیں)

۱۶)اصلی اور نقلی پیر میں فرق

۱۷)دل کی ۴۰ بیماریاں اور اُن کا علاج

## علم الکلام

اسلامی عقائد سے متعلقہ مباحث کا نام علمِ کلام ہے بشرطیکہ اُصولِ شرعیہ سے استنباط کے ساتھ ادلہ عقلیہ سے بھی کام لیا جائے ورنہ صرف "علم العقائد" کہتے ہیں۔ علمِ کلام کو "اُصولِ دین" اور "علمِ احکام" بھی کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف کے متعلق علامہ ابوالخیر اپنی کتاب "الموضوعات" میں یوں لکھتے ہیں هو علم يقتدر به على اثبات العقائد الدينية بايراد الحجج عليها ودفع الشبهة عنها۔ یعنی علمِ کلام وہ ہے جس میں ادلہ تفصیل کے ساتھ عقائد دینیہ اسلامیہ کے اثبات اور ان سے دفع شکوک و شبہات سے قدرت حاصل ہوتی ہے۔ بعض متاخرین علماء اس کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ علمِ کلام وہ ہے جس میں معرفت عقائدِ دینیہ کے واسطے ذات وصفاتِ باری تعالیٰ اور فلسفیات واقسامِ ممکنات سے بحث ہو۔ اس علم کی اصل غرض وغایت یہ ہے کہ اُصول شرعیہ کے موافق عقائد اسلامیہ کی صحیح معرفت حاصل ہو۔

## علم الکلام کے چند آئمہ اور اُن کی کتب کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)امام ابوالقاسم طبری(م:۴۱۸ھ) | شرح اُصول اعتقاد اہل السنہ |
| ۲)امام محمد بن محمد غزالی(م:۵۰۵ھ) | المنقذ من الضلال |
| ۳)امام علامہ سعد الدین تفتازانی(م:۷۹۱ھ) | شرح عقائد نسفی |
| ۴)علامہ کمال الدین بن ہمام(م:۸۶۱ھ) | مسایرہ |
| ۵)علامہ علی بن سلطان محمد القاری(م:۱۰۱۴ھ) | شرح فقہِ اکبر |
| ۶)علامہ محمد بن احمد السفارینی(م:۱۱۸۸ھ) | لوامع الانوار |

## فیضِ ملّت کی علم العقائد والکلام سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)القواعد الاویسیہ ترجمہ و شرح عقائد نسفیہ

۲)حق الیقین فی عقائد المجددین

۳)کشف الغمہ فی عقائد اہل السنہ

۴)الفتوح فی حقیقۃ الروح

۵)نعم الرحیق فی عقائد صدیق

۶)نعم الصواب فی عقائد عمر بن خطاب

۷)الرضوان فی عقائد عثمان

۸)عنایۃ اللہ فی عقائد شاہ ولی اللہ

۹)قرآن صفت الٰھی ہے

۱۰)روح کو موت نہیں

۱۱)اللہ تعالیٰ تو یا آپ؟

۱۲)عرشیه

۱۳)زندہ رُوحوں کی زندہ باتیں

۱۴)سایہ عرش کے مزے

۱۵)ترجمه و شرح فقه اکبر

۱۶)عقائد اسلامی

۱۷)امام غزالی کے عقائد

۱۸)امام سیوطی کے عقائد

۱۹)ابنِ تیمیه کے عقائد

۲۰)مجدد الف ثانی کے عقائد

## فیضِ ملّت اور فنِ شرح

جب کوئی مصنف کسی مضمون پر قلم اُٹھاتا ہے تو وہ یا تو کسی ایسی چیز کا اختراع کرتا ہے جس کا وجود اُس سے قبل نہیں ہوتا جیسا کہ متقدمین کی تصانیف یا پھر کسی ناقص کام کی تکمیل کرتا ہے جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالین یا پھر کسی مضمون کا اختصار کرتا ہے جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی کی کتاب مختصر المعانی یا پھر متفرق اشیاء کو جمع کرتا ہے جیسا کہ علامہ برہان الدین کی کتاب ہدایہ یا پھر مخلوط و غیر مربوط مضمون کو مرتب و مہذب کرتا ہے جیسا کہ علامہ قزوینی کی کتاب تلخیص المفتاح یا پھر کسی فن کے قواعد و مسائل کو اختصار کے ساتھ ترتیب دیتا ہے جیسا کہ علامہ ابن حاجب کی کتاب کافیه یا پھر کسی مغلق بات کی تشریح کرتا ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب مستطاب فتح الباری۔

مذکورہ طریق تالیف میں مؤخر الذکر کو فنِ شرح کہا جاتا ہے یعنی کسی مصنف کی کتاب کے مندرجات مغلقہ کی آسان انداز میں توضیح کرنا جس سے کہ مقصودِ مصنف بآسانی واضح ہو جائے۔ یہ فن کئی لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے اور بالخصوص جب کہ اس کا تعلق دینیات و اسلامیات کی کتب سے ہو کیونکہ شرح کرتے ہوئے اُصول و قواعد شریعت کے پیش نظر اس انداز سے وضاحت کرتی ہے جس سے کہ مقصود بھی حاصل ہو جائے اور شریعت کی مخالفت بھی لازم نہ آئے۔

شارح کے لئے کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں یعنی اگر اس کتاب کے مندرجات پر اعتراضات ہوں تو ان کے جوابات دے اور جو شکوک و شبہات وارد ہوں ان کے تسلی بخش جوابات دے جہاں تاویل کے بغیر چارہ نہ ہو تو وہاں اُصولِ شرعیہ کے پیش نظر تاویل کرے۔ مقصودِ مصنف کو حتی الامکان دلائل سے

مزین کرے الغرض مصنف کی تصنیف کردہ کتاب کی تمام تر ذمہ داریاں شارح پر ہوتی ہے اب شارح کا کام ہے کہ وہ کس طرح ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہوتا ہے۔ فیضِ ملت نے جہاں دیگر علوم وفنون میں اپنی مہارت کا سکہ بٹھایا ہے وہیں فنِ شرح کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں ہیں آپ کی شروحات میں ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ نہایت آسان ہوا کرتی ہے جس سے بآسانی ہر عام وخاص مستفید ہو سکتا ہے آپ نے تقریباً ۱۵ فنون سے متعلق کتب کی مایۂ ناز شروح لکھیں ہیں جن میں زیادہ تر کا تعلق علمِ حدیث سے ہے۔

## فیضِ ملّت کی تحریر کردہ مختلف اہم کتب کی مایہ ناز شروحات

۱)فیض الجاری شرح جامع صحیح بخاری (۱۰جلدیں)

۲)انوار المغنی شرح سنن دار قطنی (۱۰جلدیں)

۳)نعم الحامی شرح ملا جامی (۲جلدیں)

۴)شرح صحیح مسلم شریف (۱۰جلدیں)

۵)شرح ترمذی شریف (۵جلدیں)

۶)شرح سنن دارمی شریف (۸جلدیں)

۷)شرح حدائق بخشش (۲۵جلدیں)

۸)شرح مثنوی معنوی (۲۵جلدیں)

۹)شرح جذب النصر شیخ شاذلی

۱۰)شرح فقۂ اکبر

۱۱)شرح خصائص الکبری

۱۲)شرح فصوص الحکم

۱۳)شرح قصیدہ بردۂ شریف

۱۴)شرح دلائل الخیرات

۱۵)شرح تفسیر جلالین

۱۶)شرح ہدایۃ النحو

۱۷)شرح حزب البحر

۱۸)شرح تلخیص المفتاح

۱۹)شرح مطول

۲۰)شرح ہدایہ

## فیضِ ملّت اور فنِ ترجمہ نویسی

فیضِ ملت کواللہ تعالیٰ نے میدانِ علم میں باکمال صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ علم وفن کے متعلق آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں جنہیں رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ مختلف فنون وعلوم میں جہاں آپ نے باکمال صلاحیتوں کالوہا منوایا ہے وہیں فنِ ترجمہ نویسی میں بھی ایک زریں باب کا اضافہ کیا ہے۔

کسی زبان کے مافی الضمیر کو دوسری زبان میں منتقل کرنا یعنی کسی تحریر کو ایک زبان سے دوسری زبان میں نقل کرنا فنِ ترجمہ نویسی کہلاتا ہے اور یہ کام کس قدر دشوار گزار ہے یہ تو وہی جانتا ہے جس کا اس کام سے واسطہ پڑا ہو کیونکہ ہر زبان کی اپنی لغت اور اپنے اُصول و قواعد ہوتے ہیں لہٰذا جب کوئی شخص کسی تحریر کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے تو اس کے لئے ان دونوں زبانوں سے واقفیت، ان زبانوں کے قواعد وضوابط اور الفاظ و محاورات، لغت سے حتی الامکان آگاہ ہونا ضروری ہے تب ہی کہیں ترجمہ نویسی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہوا جاسکتا ہے۔

دیگر تمام زبانوں کے مقابلے میں جس قدر خصوصیت، فصاحت وبلاغت اور جامعیت عربی زبان کو حاصل ہے کسی اور زبان کو وہ مقام حاصل نہیں لہٰذا بالخصوص عربی جیسی عظیم وجامع زبان پر مشتمل کتب کو اُردو زبان میں منتقل کرنا واقعی نہایت دشوار ترین کام ہے مگر فیضِ ملت کواللہ تعالیٰ نے ترجمہ نویسی کے فن میں بھی خداداد صلاحیت سے نوازا ہے جس کی بدولت آپ مشکل سے مشکل اور علوم وفنون کی مایۂ ناز ترین کتابوں کے مندرجات کو نہایت سرعت اور سہل ترین انداز میں اُردو زبان کے قالب میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ قواعد وضوابط زبان کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں جس کے باعث آپ کے تحریر کردہ تراجم خاص وعام میں نہایت مقبول ومعروف ہیں۔

آپ نے تقریباً ۱۰ سے زائد علوم وفنون کی کتب کے تراجم تحریر کئے ہیں جن میں بالخصوص تفسیر، حدیث، فقہ، تصوّف، عقائد، سیر، صرف ونحو وغیرہ سرِفہرست ہیں آپ نے عربی، فارسی کتب کے کئی مایہ ناز تراجم تحریر کئے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

## فیضِ ملّت کے تحریر کردہ اہم ترین کتب کے چند مایہ ناز تراجم

۱)فیوض الرحمن ترجمہ تفسیر روح البیان (۳۰ جلدیں)

۲)انطاق المفهوم ترجمہ احیاء العلوم (۴جلدیں)

۳)البدور السافرہ فی احوال الآخرۃ للسیوطی (۱جلد)

۴)الاشاعۃ لاشراط الساعۃ للبرزنجی (۱جلد)

۵)اسرار الابرار ترجمہ اخبار الاخیار (۲جلدیں)

۶)ترجمہ جامع المعجزات

۷)ترجمہ سفر السعادۃ

۸)ترجمہ مواہب الدنیہ

۹)ترجمہ دلائل النبوۃ

۱۰)ترجمہ الیواقیت والجواہر

۱۱)ترجمہ فتوحات مکیہ

۱۲)ترجمہ خصائص کبری

۱۳)ترجمہ منہاج العابدین

۱۴)ترجمہ التذکرہ للقرطبی

۱۵)ترجمہ حلیۃ الاولیاء

۱۶)ترجمہ الکشف للغزالی

۱۷)ترجمہ معتقد المنتقد

۱۸)ترجمہ دقائق الاخبار للغزالی

## فنِ تلخیص و خلاصہ

فنِ تلخیص نہایت مشکل ترین فنونِ علمیہ میں سے ایک ہے ایک تو اس وجہ سے بھی کہ اس فن کے با قاعدہ قواعد و ضوابط کے لئے کوئی خاطر خواہ کتاب مرتب نہ ہوئی اور اگر بالفرض ہوئی بھی تو وہ اس فن کے مشتملات کے لئے ناکافی ثابت ہوئی اور دوسری وجہ یہ کہ اس فن میں چونکہ کسی کتاب کے مضامین کو

اس انداز میں مختصر کر کے بیان کرنا ہوتا ہے جس سے مصنف کی کتاب کی عظمت و وقعت بھی قائم رہے اور اس کے تحریر کردہ بیش بہا علمی و تحقیقی نکات کا جامع مضمون بھی سامنے آجائے اور ظاہر ہے یہ نہایت مشکل مرحلہ ہے کیونکہ ہر مصنف کا اندازہ تحریر و اسلوب مختلف ہوتا ہے اس لئے تلخیص سے قبل اس کے مزاج کے تعین کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اس کی دیگر کتب کو سامنے رکھ کر نہایت غور و فکر کے بعد اس کے اسلوبِ تحریر اور مزاجِ علمی کا اندازہ لگایا جاتا ہے پھر اسی انداز کے موافق اسی کی تحریر کو خلاصہ و تلخیص کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔

"فیضِ ملت" فنونِ علمیہ کے دیگر میدانوں کی طرح اس میدانِ علم میں بھی نہایت کامیابی سے سرفراز ہوئے ہیں آپ نے بیش بہا تحقیقاتِ علمیہ کی امہات کتب کا نہایت جامع ومانع خلاصہ پیش کیا ہے جو اہل علم کے لئے دید کے قابل ہے۔

## علماء اسلام کی چند تلخیصات کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)خلاصة النهايه فی فوائد الهدايه | شیخ محمود بن احمد قونوی (م:۷۷۶ھ) |
| ۲)الدراية فی منتخب احاديث الهدايه | شیخ محدث ابن حجر عسقلانی شافعی |
| ۳)مختصر المصابيح خلاصة مشكوة المصابيح | شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی (م:۵۶۳ھ) |
| ۴)تلخیص معانی الآثار | شیخ حافظ ابن عبدالبر مالکی، صاحب "التمهيد" |
| ۵)الوافيه فی مختصر الكافيه | شیخ فضل بن علی جمالی |
| ۶)تلخیص التلخيص المفتاح | شیخ عزالدین محمد بن ابو بکر ابن جماعہ (م:۸۱۹ھ) |
| ۷)تلخیص الجامع الكبير | شیخ کمال الدین محمد بن عباد الخلاطی حنفی (م:۶۵۲ھ) |

## فیضِ ملّت کے تحریر کردہ اہم ترین کتب کے چند قابل قدر خلاصہ جات و تلخیصات

| | |
|---|---|
| ۱)خلاصہ و تلخیص | زرقانی شریف |
| ۲)خلاصہ و تلخیص | روح البیان |
| ۳)خلاصہ و تلخیص | مشكوة المصابيح |
| ۴)خلاصہ و تلخیص | عینی شرحِ بخاری |

۵)خلاصہ و تلخیص حلیۃ الاولیاء

۶)خلاصہ و تلخیص فتاویٰ رضویہ

۷)خلاصہ و تلخیص بهجة الاسرار

۸)خلاصہ و تلخیص خصائصِ کبریٰ

۹)خلاصہ و تلخیص دلائل النبوۃ

۱۰)خلاصہ و تلخیص احسن الوعا لآداب الدعاء

۱۱)خلاصہ و تلخیص بہارِ شریعت بنام اسرارِ شریعت

۱۲)خلاصہ و تلخیص سراجی بنام زبدۃ المیراث

۱۳)خلاصہ و تلخیص الاحتساب فی الانتساب

## میلاد الانبیاء

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم۔(آلِ عمران، آیت ۱۶۴)

**ترجمہ**﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ اُن میں اُنہی میں سے عظمت والا رسول بھیجا۔

جشنِ میلاد النبی ﷺ جو نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی تاریخی خوشی میں مسرت و شادمانی کا اظہار ہے اور یہ ایسا عمل مبارک ہے جس سے ابولہب جیسے کافر کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اگر ابولہب جیسے کافر کو میلاد النبی کی خوشی میں ہر پیر کو عذاب میں تخفیف نصیب ہو سکتی ہے تو اس مومن مسلمان کی سعادت کا کیا ٹھکانا ہو گا جس کی زندگی میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں منانے میں بسر ہوتی ہو۔سبحان اللہ وبحمدہ

حضور نبی کریم ﷺ بھی اپنے یومِ ولادت کی تعظیم فرماتے اور اس کائنات میں اپنے وجود کے ظہور پر سپاس گزار ہوتے ہوئے پیر کے دن روزہ رکھتے تھے۔ مخالفینِ اہلِ سنت نے جہاں دیگر فسادات کا دروازہ کھولا وہیں اس مبارک عمل کے خلاف بھی زہر اُگلا اور لوگوں کو راہ راست سے بھٹکانے کی کوششیں کیں اور ہر طرح سے اس فعلِ مقدس سے باز رکھنے کی کوشش کیں۔"فیضِ ملت" نے بطور خاص میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر نہایت قابل قدر کتابیں لکھیں اور اہلِ اسلام کے قلوب کو فرحت و سکون کا سامان مہیا کیا۔

## آئمہ اسلام کی میلاد النبی سے متعلق چند کتب کا تذکرہ

۱)بیان المیلاد النبی ﷺ علامہ ابن جوزی (م:۵۹۷ھ)

| | |
|---|---|
| ۲)عرف التعریف بالمولد الشریف | علامہ شمس الدین جزری (م:٦٦٠ھ) |
| ۳)مورد الصادی فی مولد الهادی | علامہ شمس الدین دمشقی (م:۸۴۲ھ) |
| ۴)حسن المقصد فی عمل المولد | علامہ جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱ھ) |
| ۵)اتمام النعمة علی العالم | علامہ ابن حجر ہیتمی (م:۹۷۳ھ) |
| ۶)المورد الروی فی المولد النبوی | علامہ شیخ ملا علی قاری (م:۱۰۱۴ھ) |
| ۷)عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر | علامہ عبدالکریم برزنجی (م:۱۱۷۷ھ) |
| ۸)جواہر النظم البدیع فی مولد الشفیع | علامہ یوسف نبہانی (م:۱۳۵۰ھ) |
| ۹)اقامة القیامة علی طاعن القیام لنبی تہامہ | امام احمد رضا خان (م:۱۳۴۰ھ) |
| ۱۰)نطق الهلال بتارخ ولادة الحبیب والوصال | امام احمد رضا خان (م:۱۳۴۰ھ) |

## فیضِ ملّت کی میلاد النبی ﷺ کے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)غوث العباد فی ابحاث المیلاد | ۲)فضائلِ میلاد النبی ﷺ |
| ۳)کحلِ البصر فی ولادة خیر البشر | ۴)تصانیف المیلاد |
| ۵)القول السداد فی بیان المیلاد | ۶)برکاتِ میلاد شریف |
| ۷)ارشادِ العبید فی تسمیة المیلاد بالعید | ۸)میلاد و قیام |
| ۹)بارہ ربیع الاوّل کے جلوس کا ثبوت | ۱۰)محافلِ میلاد |
| ۱۱)محفلِ میلاد کے فضائل و برکات | ۱۲)میلادِ مصطفی ﷺ |
| ۱۳)محفلِ میلاد تاریخ کے آئینہ میں | ۱۴)محفلِ میلاد کی شرعی حیثیت |
| ۱۵)میلاد جسمانی و آمد روحانی | ۱۶)باب ولادت تا رضاعت |
| ۱۷)۱۲ ربیع الاوّل کی شرعی تحقیق | ۱۸)ایک سو بارہ سوالات کے جوابات متعلق بہ میلاد شریف |

# امام الاولیاء شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی

حضور سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ تعارف ان کا محتاج نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو جو عروج و کمال اور شہرت و عظمت عطا کی ہے وہ کسی اور کے حصّے میں نہیں آئی۔اس اُمت مرحومہ میں بالخصوص سلاسلِ طریقت میں آپ کی ذات منفرد و یگانہ مثل چودھویں رات کے چاند کی مانند جگمگاتی نظر آتی ہے۔

ولادت تا وصال آپ سے جس قدر کرامات و عجائبات کا ظہور ہوا کسی اور ولی میں اس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مرأة الجنان" میں فرماتے ہیں کہ جس قدر کرامت کا صدور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی سے ہوا اور کسی سے اس قدر نہ ہوا اور آپ کی کرامات کا شمار نا ممکن ہے کیونکہ وہ بے حد و بے حساب ہیں تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اُن کمالات و کرامات سے بہت کثیر خلقِ خدا فیضیاب ہوئی اور ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

حضرت شیخ کو اپنے اپنے وقت کے آئمہ و عارفینِ زمانہ نے "شہبازِ لا مکانی" "غوثِ صمدانی" "قطبِ ربّانی" "امام الاولیاء" "قطب الاقطاب" کے گراں قدر القابات کے ساتھ یاد کیا۔آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی اس اُمت کیلئے باعثِ نزولِ رحمت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔تمام ہی اولیاء اللہ آپکے دربارِ مبارک سے مستفید ہوئے بلکہ آپ کے بعد تو بعد پہلے کے اولیاء بھی آپ کی خداداد عظمت کے قائل تھے۔جیسا کہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

آپ کا فیضان سلسلہ قادریہ کی صورت میں پورے عالم میں جاری و ساری ہے بلکہ تمام سلاسلِ طریقت در حقیقت آپ ہی کی ذات سے فیض یاب ہیں۔جیسا کہ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں۔"فیضِ ملت" نے بھی آپ کی سرکار سے فیض یاب ہونے اور حقِ غلامی ادا کرنے کی غرض سے آپ کے متعلق کئی تحقیقی و علمی کتب لکھی ہیں بلکہ آپ کی غوثِ اعظم سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اکثر اوقات اگرچہ موضوع بظاہر مختلف ہوتا ہے اور اسے غوثِ اعظم سے متعلق نسبت نہیں بھی ہوتی تب بھی آپ کلام ہی کلام کے اندر حضرت شیخ کا ذکرِ مبارک ضرور فرما دیتے ہیں۔

# فیضِ ملت کی سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)سیرت سیّدنا غوثِ اعظم

۲)کراماتِ غوثِ اعظم

۳)خاندانِ غوثِ اعظم

۴)تذکرۂ خلفائے غوثِ اعظم

۵)برکات گیارہویں شریف

۶)غوثِ جیلانی اور امام ربّانی

۷)عرسِ غوثِ اعظم

۸)غوثِ اعظم دستگیر

۹)غوثِ اعظم اور شیعہ

۱۰)کیا غوثِ اعظم وہابی تھے؟

۱۱)غوثِ اعظم عالمِ ارواح میں

۱۲)گیارہویں شریف کے دلائل

۱۳)قصیدۂ غوثیہ مع خواص وبرکات

۱۴)غوثِ اعظم کی غوثیت تاقربِ قیامت

۱۵)ایک سوگیارہ سوالات کے جوابات متعلق بہ گیارہویں شریف

۱۶)فیضِ محی الدین بر خواجہ معین الدین

۱۷)تفریح الخاطر فی شرح اسماء عبد القادر

۱۸)الفیوضات الغوثیہ علی سلسلۃ النقشبندیہ

۱۹)یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأً للہ کہنے کا ثبوت

۲۰)تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر

## عقائداھلسنّت وجماعت

اہلسنّت وجماعت کوئی نوپید فرقہ یا مسلک ومذہب نہیں بلکہ یہ درحقیقت اس جماعتِ مقدّس کا نام ہے جو کہ قرآن وسنّت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے جس کے ہاتھوں میں صحابہ واہلِ بیت کرام کا دامن ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی شان وشوکت کو قائم وباقی رکھا ہے جس کے لیے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اتبعو السواد الاعظم

**ترجمہ**﴾ سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔

علامہ ملا علی قاری "مرقاۃ" شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ سوادِ اعظم سے مراد اہلِ سنّت وجماعت ہے۔اس کے متعلق حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ۷۲ فرقے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ جنتی ہوگا۔

محدثینِ عظام نے اس کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ وہ فرقہ وجماعت مذہبِ حق "اہلِ سنّت وجماعت" ہے تو چونکہ اُمت کا فرقوں میں تقسیم ہونا ایک لازمی امر ہے اس لیے مرورِ زمانہ کی بدولت کئی فرقوں نے جنم لیا جن کا مقصد "اہلِ سنّت وجماعت" کی مخالفت کرنا تھا لہٰذا اُنہوں نے ہر طرح سے اس مذہب مہذب کے خلاف زہر اُگلنا شروع کیا جس کے لیے انہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھانہ چھوڑا اور انتہائی بغض وعداوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد ومعمولات پر حملے شروع کیے تاکہ عوام الناس کو اس جماعتِ مہذب سے متنفر کرسکیں لیکن جہاں شر کا وجود ہوتا ہے تو اس کے خاتمہ کیلئے اللہ تعالیٰ خیر کو بھی

قوت وہمت عطا فرماتا ہے اس وجہ سے ان بے باکوں کے منہ توڑ جوابات کیلئے ہمارے علماء اہلِ سنّت فوراً کمربستہ ہوئے اور نہایت علمی و تحقیقی کتابیں تصنیف فرما کر اہلِ ایمان کے قلوب واذہان کو فرحت واطمینان اور مخالفینِ اسلام کو دندان شکن جوابات دیئے۔

اس عظیم محاذ پر بھی علامہ اُویسی "فیضِ ملت" کسی سے پیچھے نہ رہے اور اکابرین کی پیروی کرتے ہوئے نہایت عام فہم مگر علمی و تحقیقی انداز پر بے شمار رسائل وکتب تصنیف فرمائیں فقیر کے اندازے کے مطابق صرف اسی موضوع پر "فیضِ ملت" کی تقریباً تین سو کتابیں موجود ہیں لیکن اکثر وبیشتر غیر مطبوعہ ہیں۔ذیل میں فقط چند کتب کا اجمالی تذکرہ مشتِ نمونہ پیش کیا جارہا ہے۔

## فیضِ ملّت کی عقائد و معمولات اہلسنّت کے اثبات میں تحریر کردہ چند تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)التصرفات فی اختیار صاحب المعجزات | ۲)تسکین الخواطر فی مسئله حاضر وناظر |
| ۳)جامع البیان فی علم مایکون و ماکان | ۴)اعانت الاحباب بایصال الثواب |
| ۵) غایته الماٰمول فی علم الرسول | ۶)الامداد والاستمداد |
| ۷)الوسیله بالاشخاص | ۸)تحقیق الوسیله |
| ۹)الصلوٰة والسلام علیک یارسول الله کہنے کا ثبوت | ۱۰)اولیاء الله کی نذر ماننے کا ثبوت |
| ۱۱)زیارتِ گنبدِ خضراء کا ثبوت | ۱۲)دعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت |
| ۱۳)ندائے یارسول الله کا ثبوت | ۱۴)پنجتن پاک کہنے کا ثبوت |
| ۱۵)یاشیخ شیاءً لله کہنے کا ثبوت | ۱۶)انگوٹھے چومنے کا ثبوت |
| ۱۷)اذان بر قبر کا ثبوت | ۱۸)نذر و نیاز کا ثبوت |
| ۱۹)تعینِ دن کا ثبوت | ۲۰)چراغاں کا ثبوت |
| ۲۱)مختارِ کُل | |

## امام اعظم سیّدنا ابو حنیفه نعمان بن ثابت رضی اللّٰه عنه

امامِ اعظم سیّدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ "امام الائمہ، سراج الامۃ، رئیس الفقہا، استاذ المجتہدین، سید الاولیاء والمحدثین، پیشوائے اصفیاء، مبشرِ مصطفی ودعائے علی المرتضیٰ" الغرض نبوت وصحابیت کے بعد انسان میں جس قدر فضائل ومحاسن پائے جاسکتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان تمام اوصاف کے جامع تھے۔ ولادت ۸۰ھ بمقام کوفہ میں اور وصال ۱۵۰ھ میں بغداد معلی میں ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ خاندان حضرت سیّدنا اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر جاکر حضور تاجدار نبوت ورسالت ﷺ سے مل جاتا ہے اور نسبتِ نبی کریم ﷺ کی عظمت وسعادت حاصل ہوتی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بے حد وبے شمار ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سیاتی من بعدی رجل یحیی السنة ویمیت البدعة وھو نعمان بن ثابت

**ترجمہ**﴾ میرے بعد ایک ایسا آدمی آئے گا جو سنّت کو زندہ کرے گا اور بدعت کو ختم کرے گا اور وہ نعمان بن ثابت ہے۔ نیز ارشاد فرمایا:

سیاتی من بعدی رجل یعرف ویکنی بابی حنیفة وھو سراج امتی

**ترجمہ**﴾ عنقریب میرے بعد ایک ایسا آدمی آئے گا جو ابوحنیفہ کی کنیت سے معروف ہوگا اور وہ میری امت کا آفتاب ہے۔

الغرض خاص اسی موضوع پر علمائے اسلام نے بے حد قابل قدر کتابیں تصنیف کیں ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۱)مناقب الامام اعظم | علامہ الموافق احمد المکی (م:۵۶۸ھ) |
| ۲)مناقب الامام اعظم | علامہ محمد بن شہاب کردری (م:۸۲۷ھ) |
| ۳)الخیرات الحسان | علامہ ابنِ حجر مکی ہیتمی (م:۹۷۳ھ) |
| ۴)تبیض الصحیفہ | شیخ جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ) |
| ۵)عقود الجمان | شیخ علامہ ابوجعفر طحاوی |

آپ کے مناقب بے شمار ہیں اور جامع الاصول میں لکھا ہے اگر ہم امام اعظم کے فضائل ومناقب بیان کرنا چاہیں تو دفاتر لکھنے کے باوجود بھی اپنے اصل مقصد تک نہ پہنچ سکیں گے۔ "فیضِ ملت" نے بھی امام اعظم سے متعلق چند کتب لکھی ہیں۔

## فیضِ ملّت کی سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللّٰہ عنہ سے متعلق تحریر کردہ چند تصانیف

۱)مناقب الموفق (ترجمہ) ۲)مناقب الکردی (ترجمہ)

۳)مناقبِ امامِ اعظم

۴)امام اعظم کی فقاہت

۵)امامِ اعظم اور ان کے اساتذہ علم الحدیث

۶)امامِ اعظم اور امام بخاری

۷)امامِ اعظم اور امام حسن بصری

۸)امام اعظم اور علم الحدیث

۹)امام اعظم کاتبحر فی الحدیث

۱۰)سیرت امام ابو حنیفہ

۱۱)سترہ احادیث کا جواب

۱۲)امام اعظم کی حاضر جوابی

# امام اهلِ سنّت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ

امامِ اہلِ سنّت، مجدد دین وملت، حامی سنّت، ماحی بدعت، شیخ الفقہا والمحد ثین، زینتِ مسندِ رُشدوارشاد، علامہ مولانا قاری، مفتی الشاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضآخان علیہ الرحمۃ عالمِ اسلام کے لئے ایک نہایت ہی معتبر ومستند ذات کا نام ہے جن کا وجود دینِ متین کی رونقوں کا باعث بنا۔ جن کی برکت سے گلشنِ اسلام کے مرجھائے ہوئے پھولوں پر پھر سے بہاریں نمودار ہوئیں۔ جن کی زندگی کا مقصد صرف خدااور رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں کا پرچار کرنااوران کے خلاف زبان درازی کرنے والوں کو اپنے قلم کے خنجر سے ذلت کی موت دینا تھا۔

کلک رضاہے خنجر خوں خوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

امامِ اہلِ سنّت نے ساری زندگی دینِ متین کی حمایت میں گزار دی اور لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کو روشن کیا۔ان کی تعریف و توصیف میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

امامِ اہلِ سنّت کی ان بے مثال خدمات کو سراہتے ہوئے کئی علماء ومشائخ نے رضویات کے موضوع پر بے شمار مایہ ناز کتابیں تصنیف کیں اوراس جلیل القدر امام کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جن علماء نے خاص طور پر اس موضوع سے قرطاس ابیض کو مزّین کیاان میں علامہ ظفرالدین بہاری، علامہ نعیم الدین مراد آبادی، علامہ سرداراحمد محدث فیصل آبادی، علامہ ڈاکٹر مسعوداحمد، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ عبدالستار ہمدانی وغیرہ قابلِ قدر ہیں۔

فیضِ ملت نے جہاں اور بیش بہا کتابیں لکھیں وہیں اپنے اس جلیل القدر امام کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے بھی خاص طور سے کئی رسائل و کتب تصنیف کیں ہیں۔ان میں امامِ اہلِ سنّت کے نعتیہ دیوانِ حدائقِ بخشش کی شرح ۲۵ مجلدات میں نہایت شہرۂ آفاق ہے۔

# فیضِ ملّت کی امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ سے متعلق چند خصوصی تصانیف

١)امام احمد رضا اور فنِ تفسیر

٢)امام احمد رضا اور علم الحدیث

٣)امام احمد رضا کا درسِ ادب

٤)امام احمد رضا اور احادیثِ موضوعہ

٥)امام احمد رضا اور مسئلہ وحدۃ الوجود

٦)امام احمد رضا اور سلاسلِ اربعہ

٧)تفسیرِ امام احمد رضا

٨)اسانید امام احمد رضا

٩)کیا اعلیٰ حضرت بریلوی مادر زاد ولی تھے؟

١٠)امام احمد رضا اور مشائخ و علماء بہاولپور

١١)الحقائق فی الحدائق(٢٥ جلدیں)

١٢)الاحادیث السنیہ فی الفتاوی الرضویہ(٥ جلدیں)

١٣)الدرۃ البیضاء فی فقہ الشاہ احمد رضا

# مناقبِ صحابہ کرام

صحابی ہر وہ مسلمان ہے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی یا حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھ لیا اور تادم واپسی ایمان پر قائم رہا۔اللہ تعالیٰ صحابہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ(الآیۃ)

**ترجمہ**﴾اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہوتا ہے۔اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی

**ترجمہ**﴾یہ وہ ہیں جن کا دل اللہ تعالیٰ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔

ایک اور مقام پر مزید ارشاد ہوتا ہے۔

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان زینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون۔

**ترجمہ**﴾لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

احادیثِ مبارکہ میں تو بے شمار فضائل و مناقبِ صحابہ کرام وارد ہوئے ہیں۔ جس کو سمیٹنا ناممکن ہے۔ یہ وہ مبارک جماعت ہے کہ جن سے ان کا رب عزوجل اور اس کا پیارا حبیب ورسول ﷺ راضی ہو گیا۔ ایک مسلمان کی عظمت کیلئے یہ سب سے بڑی سعادت و خوش بختی کی بات ہے۔ مناقب الصحابہ کے موضوع پر تقریباً تمام ہی کتبِ حدیث میں باقاعدہ ایک باب "کتاب فضائل الصحابہ" درج کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ خاص صحابہ کرام کے فضائل و مناقب، حالات و سوانح وغیرہ پر بھی کئی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

جیسا کہ علامہ ابنِ حجر عسقلانی کی "اصابہ فی تمیز الصحابہ" اور علامہ شیخ ابنِ اثیر جزری کی "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ "فیضِ ملت" نے بھی اس مقدّس جماعت سے متعلق خاص طور سے کئی کتب تصنیف فرمائیں ہیں جن میں ان کے حالات و فضائل کے ساتھ ساتھ مخالفین کے کئے گئے اعتراض کے دندان شکن جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ یوں آپ کی اس موضوع پر تحریر کردہ کتب میں ایک انفرادیت پائی جاتی ہے۔

## فیضِ ملّت کی صحابہ کرام کے فضائل ومناقب پر مشتمل چند قابلِ قدر کتب کا اجمالی تذکرہ

۱) اشد العذاب علی شاتم الاصحاب
۲) رد الزندیق عن ابی بکر الصدیق
۳) رد الکذاب عن عمر بن خطاب
۴) دفع البھتان عن عثمان بن عفان
۵) رد الکاذب عن علی ابن ابی طالب
۶) سیّدہ آمنہ
۷) خلیفہ اوّل سیّدنا ابو بکر صدیق
۸) سیّدہ میمونہ
۹) آدابِ صدیق اکبر
۱۰) سیرتِ فاروقِ اعظم
۱۱) سیّدنا ابوذر غفاری
۱۲) سیّدنا سلمان فارسی
۱۳) سیّدنا علی و امیر معاویہ
۱۴) بیعت علی بابی بکر
۱۵) امام حسین اور یزید پلید
۱۶) آدابِ صحابہ کرام
۱۷) گستاخِ صحابہ کا انجام
۱۸) باادب صحابہ کرام
۱۹) امیر معاویہ
۲۰) ذکرِ حسین

## فضائل ومناقب

فضائل ومناقب دراصل ایک اصطلاح ہے جس سے مراد کسی معروف شخصیت کی تعریف وتوصیف بیان کرنا ہے۔ پھر اس میں اگر وہ شخصیت دینی ہو اور عالمِ اسلام کے لیئے نہایت اہم ومعروف ہو تو اس تعریف وتوصیف میں قرآن وحدیث اور اقوالِ صلحاء کے ذریعے سے بھی مدد لی جائے۔اس موضوع کو ابتداء علومِ اسلامیہ سے ہی بہت شہرت حاصل رہی اور اسی دور سے جب کہ دیگر علوم پر کام ہوا تو اسے بھی ضبطِ تحریر کا جامہ پہنایا گیا ورنہ اس سے قبل یہ بھی زبان کی حد تک ہی محدود تھا پھر بعد میں اس پر بہت سے اہلِ علم نے توجہ دی اور نہایت گراں قدر کتب لکھیں۔

"فیضِ ملت" نے اس موضوع کی جانب بھی توجہ کی اور اپنے اکابرین کی پیروی کا حق ادا کیا۔ "فیضِ ملت" کی اس موضوع پر کئی تصانیف شائع ہو چکی ہیں اور اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔اس کے علاوہ دیگر کتب کے ذیل میں جو مواد تحریر کیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ فضائل میں اشخاص کے ساتھ افعال واعمال بھی داخل ہیں جیسا کہ نماز وغیرہ۔اس لئے فیضِ ملت کے تحریر کردہ کتب ورسائل میں بہر دوصِنف پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ جس میں معمولاتِ اہلِ سنّت کے فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں نہایت خوبصورتی سے ضبطِ تحریر میں لائے گئے ہیں۔ جس سے معمولاتِ اہلِ سنّت کی حقانیت دنیا پر روزِ روشن کی مثل واضح ہو گئی ہے۔

## آئمہ اسلام کی چند کتب کا اجمالی تذکرہ

۱)علامہ عبدالعظیم منذری (م ۵۸۱ھ) الترغیب والترہیب

۲)امام عبدالرحمٰن نسائی (م ۲۱۵ھ) عمل الیوم والیلته

۳)امام عبدالرحمٰن نسائی (م ۲۱۵ھ) فضائل الصحابه

۴)علامہ ابو جعفر طبری متوفی (م ۲۱۵ھ) الریاض النضرة

۵)امام احمد بن حنبل متوفی (م ۲۴۱ھ) فضائل الصحابه

۶)علامہ یوسف نبھانی متوفی (م ۱۳۵۰ھ) جواہر البحار

۷)شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی عزیزالاقتباس

۸) شیخ القرآن عبدالغفور ہزاروی مناقبِ جلیله

## فیضِ ملّت کی فضائل ومناقب پر مشتمل تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)ابو ینِ مصطفی ﷺ ۲)مناقبِ امام اعظم

۳)فضائلِ درود شریف ۴)فضائلِ اہلِ بیت

۵)فضائلِ شبِ میلاد ۶)فضائلِ قرآن مجید

۷)فضائلِ بسم اللہ شریف ۸)فضائلِ نکاح

۹)فضائلِ شبِ برأت ۱۰)فضائلِ مسواک

۱۱)فضائلِ شہادت ۱۲)فضائلِ حسنِ اخلاق

۱۳)فضائلِ رمضان شریف ۱۴)فضائلِ مدینہ منورہ

۱۵)فضائلِ مسجدِ اقصیٰ ۱۶)فضائلِ عمر بزبان حیدر

۱۷)فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ۱۸)فضائلِ و مناقب چار یار

۱۹)فضائلِ احسان

## فتنہ وہابیہ و دیوبندیہ کا رد

مسلکِ مہذب اہلِ سنّت و جماعت کو ہر دور میں حق پر ہونے کی وجہ سے مختلف فتنوں کا سامنا لاحق رہا ہے۔ کبھی یہ فتنے خوارج و روافض کی صورت میں نمودار ہوئے ہیں اور کبھی معتزلہ و قدریہ کی شکل و صورت میں اور اہلِ سنّت کی جانب سے آئمہ دینِ متین نے ہر دور میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان کا قلع قمع کیا ہے۔ اس دورِ پر آشوب میں اہلِ سنت کے مقابل چند ایسے فتنے لگاتار وجود پذیر ہوئے جو کہ گویا سابقہ تمام ملعونہ فتنوں کے اثاثوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں اور اس کے باوجود بھی ان میں فساد و فتنے کیلئے بہت جگہ بچ رہی ہے۔

اس دورِ حاضر میں اِن فتنوں کے سر خیل وہابی، دیوبندی، مودودی اور اُن کی دیگر کارندہ جماعتیں ہیں۔ سابقہ علماءِ اہلِ سنّت کی مثل اس طرح کے فتنوں سے عوام کو بچانے کے لیے بے شمار علماء میدانِ عمل میں آئے اور اُن کا سدِّ باب کیا ان میں خصوصیت کے ساتھ امامِ اہلِ سنّت الشاہ احمد رضا خان، علامہ فضل حق خیر آبادی وغیرہ اور ان کے خلفاء و شاگرد قابلِ ذکر ہیں۔

"فیضِ ملت" نے اس محاذِ علمی پر بھی اپنی لیاقت و صلاحیت کا لوہا منوایا اور ایسی لاتعداد در جنوں کتب لکھی جن سے اِن فتنوں کی کمر ٹوٹ گئی اور عوام الناس ان کی حقیقت اور اسلام دشمنی کو جان گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

## آئمہ اسلام کی فتنۂ وہابیہ، دیوبندیہ کے رَد میں چند تصانیف

۱)علامہ فضل حق خیر آبادی — تحقیق الفتوی

۲)علامہ فضل رسول بدایونی — سیف الجبار

| | |
|---|---|
| ۳)علامہ خیر الدین (والد ابوالکلام آزاد) | رجم الشیاطین (۱۰ جلدیں) |
| ۴)علامہ امام احمد رضا خان | جزاء الله عدوه باباء ختم النبوة |
| ۵)علامہ امام احمد رضا خان | سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح |
| ٦)علامہ امام احمد رضا خان | تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین |
| ۷)مفتی عبد القیوم ہزاروی | تاریخ نجد و حجاز |
| ۸)علامہ عبد الحکیم شرف قادری | من عقائد اہل السنته |
| ۹)علامہ ارشد القادری | زلزلہ و تبلیغی جماعت |

## فیضِ ملّت کی فتنہ وہابیہ، دیوبندیہ و مودودیہ کے رد میں نہایت شاندار، دندان شکن علمی تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)آئینہ مودودی | ۲)آئینہ دیو بند |
| ۳)وہابی، دیوبندی کی نشانی | ۴)وہابی نامہ |
| ۵)وہابی، تاریخ و پہچان | ٦)تقلید آئمہ |
| ۷)آٹھ تراویح بدعت ہے | ۸)تبرکات میں شفاء |
| ۹)آمین آہستہ کہنے کا ثبوت | ۱۰)رفع یدین |
| ۱۱)وہابیوں کے دلچسپ مسائل | ۱۲)ٹھنڈی ظہر |
| ۱۳)قرأت خلف الامام | ۱۴)حنفی نمازِ جنازہ |
| ۱۵)اسلام اور مودودی | ۱٦)جماعتِ ثانیہ کا ثبوت |
| ۱۷)ایک ٹیڈی مجتهد کی تحریر | ۱۸)تصحیح فتاویٰ دیو بند |
| ۱۹)الانصاف فی اختلاف الوہابیته والاحناف | ۲۰)الغضبان علی من جوز الکذب علی الرحمٰن |

# قادیانیت کارد

فتنہ قادیانیت ایک سخت ترین فتنہ کا نام ہے۔ سابقہ دور میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور دیگر جھوٹے نبوت کے دعویدار وغیر ہا ہے مگر اس فتنہ میں سابقہ فتنوں کی بہ نسبت کچھ اور ہی انتہا پسندی کا رنگ تھا۔

ایک تو اس وجہ سے بھی کہ اس فتنہ قادیانیت کی خرافات کو سہارا دینے والے کوئی غیر نہ تھے بلکہ خود کو مدعیانِ اسلام اور محافظِ دین گردانتے تھے اور دوسرا یہ کہ اس شیطانی فتنے کو اسلام دشمن عناصر اور اس وقت کی بڑی شیطانی وطاغوتی طاقتوں کی بھرپور حمایت حاصل رہی جس کی وجہ سے اس کے بداثرات کافی حد تک عوام الناس کے مذہبی ودینی جذبات وخیالات کو مجروح کرتے رہے۔

جب اس فتنے نے زور پکڑا تو وہ علماء جن کے سینے قرآن وسنّت اور عشقِ رسالت سے معمور تھے میدانِ عمل میں آئے اور انہوں نے اس قادیانی کی شیطانی دنیا کے سامنے عیاں کردی اس کے جھوٹے دعوؤں کو دنیا کے سامنے لا کر بے نقاب کیا اور ہر طرح سے علمی، تحقیقی، تقریری، تحریری محاذوں پر اپنے دینِ متین کی محافظت کی اور شیطانی عزائم کو طشتِ از بام کرڈالا۔ اس فتنے کے سدِّ باب کیلئے جہاں دیگر علماءِ اہلِ سنّت نے حصّہ لیا، وہیں "فیضِ ملت" نے بھی کئی لاجواب کتابیں لکھ کر اس شیطانی فتنے کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا۔ فجزاهم الله

# علمائے اہلِ سنّت کی قادیانیت کے رد میں چند تصانیف کا تذکرہ

| | |
|---|---|
| ۱)علامہ مفتی غلام دستگیر قصوری | فتح رحمانی |
| ۲)علامہ مفتی غلام دستگیر قصوری | تحقیقاتِ دستگیریہ |
| ۳)علامہ مفتی غلام رسول امرتسری | آفتابِ صداقت |
| ۴)علامہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی | شمس الھدایہ |
| ۵)علامہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی | سیف چشتائی |
| ۶)علامہ شاہ احمد رضا خان | قھر الدیان |
| ۷)علامہ شاہ احمد رضا خان | السوء والعقاب علی المسیح الکذاب |

# فیضِ ملّت کی فتنہ قادیانیت کے متعلق چند اہم تصانیف

| | |
|---|---|
| ۱)آئینہ مرزا نما | ۲)ردِ مرزائیت |
| ۳)قادیانی کافر کیوں؟ | ۴)پرویز اور اس کا رد |

۵)حملہ قادیانی بر امام شعرانی

۶)قادیانی انگریزی پودا

۷)قادیانی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

۸)قربانی اور پرویزی

۹)قھرِ سبحانی بر دجال قادیانی

۱۰)لانبی بعدی

۱۱)مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوے

۱۲)ہلاکتِ پرویز

۱۳)قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

۱۴)اسلام کی فتح عرف مناظرہ مسلمان اور مرزائی بے ایمان

## ردِعیسائیت ویھودیت

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتاہے:

یہ یہود و نصاریٰ ہر گز تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔(الایۃ)

اس کے علاوہ دیگر کئی آیت بینات میں عیسائیوں اور یہودیوں کی اسلام دشمنی سے مسلمانوں کو خبر دار کیا جارہاہے۔جنابِ رسالت مآب ﷺ کی آمد سے ہی ان کے دلوں میں حسد وعداوت موجزن ہوگئی اور انہوں نے دینِ اسلام کو مٹانے کیلیئے ہر طرح سے اپنے زور وطاقت کو استعمال کیا اور کررہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دینِ اسلام روشن وتابندہ ہوتا جارہاہے۔

کئی آئمہ دین نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا اور خود ان کی تحریف کردہ کتابوں سے ہی اُن کو دینِ اسلام اور جنابِ رسالت مآب ﷺ کی سچائی وصداقت کے حوالے دکھائے مگر چونکہ ان کے دلوں پر پردہ آچکاہے اس لئے اُنہوں نے بجائے تسلیم کرنے کے دینِ مبین اور قرآنِ عظیم کے متعلق خرافات نکالنا شروع کردیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علمائے اسلام نے پھر ان کے اس لایعنی اعتراضات وخرافات کے تحقیقی وعلمی منہ توڑ جوابات دیئے۔انہی علماء میں "فیضِ ملت" بھی ہیں جنہوں نے عیسائیت اور یہودیت کانہایت ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور کئی تحقیقی رسائل لکھ کر دینِ متین کی محافظت کا حق ادا کیا اور لوگوں کو ان اسلام دشمن عناصر کے اصل مقاصد وعزائم سے آگاہ ومطلع کیا تاکہ مسلمان ان سے بچیں اور اپنے مذہب ودین کو ان اسلام دشمنوں کے بداثرات سے محفوظ رکھیں۔

## فیضِ ملّت کی ردِعیسائیت ویھودیت سے متعلق چند اھم تصانیف

۱)اسلام اور عیسائیت کاموازنہ

۲)ردِ عیسائیت

۳)اسلام اور عیسیٰ علیہ السلام

۴)ذبیحہ نصرانی

۵)یھود کی نبوت دشمنی

۶)ردِ کمیونسٹ

۷)ازاحۃ التلویث فی عقیدۃ التثلیث ۸)تقابلِ ادیان

۹)الامر النجیح فی حیاۃ المسیح ۱۰)الاتقان فی الرد علی التکرار فی القرآن

۱۱)ذکر النبی الجلیل فی الزبور والتورۃ والانجیل

## ردِ شیعہ مذہب

اسلام کو جس قدر نقصان اسلام کے اپنے مدعیوں نے دیا ہے اس قدر غیروں نے نہیں دیا منجملہ ان فتنوں میں سے جن سے اسلام کو بیش بہا نقصان پہنچا ہے، فتنہ شیعہ ہے، یہ اسلام کے اوائل سے ہی اسلام کی تعلیمات کی مخالفت کر رہا ہے اور لوگوں میں فساد کی ہوا کو زور دے رہا ہے۔

صحابہ کرام سے بغض و عداوت، خلفاء ثلاثہ کے خلاف تبرا بازی، اسلامی احکامات میں دخل اندازی وغیرہ ان کا ازلی(قدیمی) وطیرہ رہا ہے۔ ان کی مرتّب کردہ سازشوں کی وجہ سے کئی الم ناک واقعات رونما ہوئے جن کا خمیازہ آج تک اُٹھایا جارہا ہے۔ آئمہ اسلام نے اس فتنے کی ابتدا ہی سے مخالفت کی اور ان کی قباحتوں اور برائیوں کا پردہ چاک کیا نیز اس موضوع پر نہایت تحقیقی و گراں قدر کتابیں تصنیف کیں جن سے ان کے چہرے بے نقاب ہوئے اور دنیا نے ان کے اصل مقاصد سے آگاہی حاصل کی کہ کسی طرح اسلام کا لبادہ اوڑھ کر یہ دینِ متین کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں کئی صد کتابیں مختلف علماء دین نے لکھی جن کا ذکر یہاں طوالت سے خالی نہیں "فیضِ ملت" نے بھی ان کے عزائم و مقاصد کو خاک میں ملانے اور دینِ اسلام کی حفاظت کرنے کیلئے اس کو اپنا موضوعِ قلم بنایا اور شیعہ فرقہ کے عقائد اور مسائلِ قبیحہ کے رد میں بے مثال تحریری خدمات سرانجام دیں۔

شیعہ فرقے والے صحابہ کرام کے خلاف نہایت گستاخانہ جملے کہتے اور ان صحابہ کی شان کو گھٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں بالخصوص خلفاء ثلاثہ اور امیر معاویہ و بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا تو فیضِ ملت نے جہاں اُن کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے، وہیں اِن صحابہ کی عظمت و شان کو خود اِن شیعہ حضرات کی کتب کے حوالے سے بھی ثابت کیا اور ان پر لگائے گئے مطاعن (تکلیف دہ اعتراضات) کے نہایت مدلل جوابات دیئے جس سے جاء الحق و زھق الباطل کا منظر نظر آنے لگا اور پھر شیعہ فرقے کے لیے ان جوابات و دلائل کا کوئی توڑ باقی نہ رہا گویا: "صم بکم عمی فھم لا یرجعون" کا عملی نمونہ نظر آنے لگا۔

## فیضِ ملّت کی رَدِ شیعہ سے متعلق چند قابلِ قدر تصانیف

۱)حدیثِ قرطاس کے تحقیقی جوابات ۲)امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید

۳)فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ از کتبِ شیعہ ۴)باغِ فدک

۵)اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ۶)امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

۷)تاریخ شیعہ فرقے

۸)آئینہ شیعہ نما

۹)شیعہ کا عقیدہ امامت

۱۰)شیعہ کا متعہ

۱۱)حسن النظام فی تحقیق الامام

۱۲)احکام التعزیہ

۱۳)الاعلام فی فرق الاذان بین الرفض والسلام

۱۴)تسوید وجوہ الشیعہ باظہار عقائدہم

۱۵)تطہیر الجنان عن مطاعن عثمان ابنِ عفان

## اوراد ووظائف

اوراد ووظائف ابتدائے اسلام ہی سے مسلمانوں میں رائج و معروف ہے مگر اس وقت چونکہ نزول قرآن کا دور تھا جو کہ بذاتِ خود ہی باعث خیر و برکت تھا اور پھر ذاتِ رسالت مآب ﷺ بھی ان کے مابین رونق افروز تھی اس لیے اس دور میں ہر طرف خیر و امن کا ہی دور دورہ تھا پھر زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس میں بھی تنزلزل (کمی) آتا رہا لہٰذا بعد کے اکابرین آئمہ نے اس سلسلہ اوراد ووظائف کا باقاعدہ احیاء کیا جو کہ آج تک جاری و ساری ہے اور عوام الناس اس کی برکات سے مستفید ہو رہے ہیں اور اس کی اصل خود قرآن و حدیث سے ثابت ہے اگرچہ بعض لوگ لاعلمی یا تعصب کی بنا پر اس سے انکار کرتے ہیں۔

ابتداء میں اوراد ووظائف وغیرہ قرآنِ پاک کی آیات سے یا دعائے ماثورہ کے ذریعہ کرتے تھے پر بعد میں اس فن کے کاملین اولیاء کے معمولات کو بھی شامل کر لیا گیا جو کہ درحقیقت قرآن و سنّت ہی سے مستنبط ہیں۔ لہٰذا مختلف سلاسلِ طریقت کے مابین ان کے اکابرین کے ارشادِ فرمودہ یا اختیار کردہ معمولاتِ وظائف اپنائے جاتے ہیں۔ جس کی برکت سے مشکلات و مصائب اور دیگر آفتوں سے نجات و پناہ ملتی ہے۔

فیضِ ملت نے اس سلسلے میں بھی کئی قابلِ قدر کتابیں تحریر کیں ہیں جن میں قرآن و حدیث اور آئمہ دینِ متین سے حاصل شدہ وظائف واوراد کو تحریر کیا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے پڑھنے کے آداب و شرائط اور خواص بھی لکھے ہیں کیونکہ اگر بغیر آداب و شرائط کا لحاظ رکھے ان اوراد ووظائف کو پڑھا جائے تو ان سے درست نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ فیضِ ملت چونکہ بذاتِ خود عرصہ دراز سے اس روحانی سلسلے سے وابستہ ہیں لہٰذا اُنہوں نے اپنے علم اور تجربے کی بنیاد پر نہایت جامع ومانع وظائف عوام الناس کی سہولت کیلئے یکجا کر دیئے ہیں۔ جس سے اہلِ اسلام فیضیاب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔(انشاءاللہ)

## فیضِ ملّت کے اوراد ووظائف پر مشتمل تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)تعویذات وعملیاتِ اُویسی

۲)سلسلہ اُویسیہ کے اوراد و وظائف

۳)درود و سلام سے چین و آرام

۴)رزق میں برکت کے وظائف

۵)زیارتِ رسول ﷺ کے مجرب وظیفے

۶)اورادِ غوثیہ

۷)دعائے حزب البحر ترجمہ و حواشی

۸)غم ٹال وظیفے

۹)دلائل الخیرات ترجمہ و حواشی

۱۰)استخارہ

۱۱)خواص اسماء الٰھی

۱۲)خزینہ عملیات

۱۳)خواص قرآن مجید

۱۴)دعائے مغنی سیدنااُویس قرنی

۱۵)مرقع کلیمی مع اورادو وظائف اُویسی

# اخلاق و آداب

اسلام میں ایک مسلمان کو کامل مسلمان بننے کیلئے اصلاحِ عقائد واعمال کے ذریعہ سے خود کو سنوارنا پڑتا ہے۔اسلام میں جس قدر زور عقائد کی اصلاح پر دیا گیا ہے اسی قدر اس بات پر بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے اعمال وافعال اور اخلاق واطوار کی بھی اصلاح کی جائے قرآن وسنّت کی بے شمار واضح نصوص اس مقصد کیلئے ہمارے سامنے موجود ہیں۔ان تمام کا خلاصہ اس آیت میں موجود رہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقد کان فیکم رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ

**ترجمہ)** تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ بہترین نمونہ ہے۔

توایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی مبارکہ کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنالے یہی اس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔خود حضور ﷺ نے ساری زندگی اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی۔کہیں تو ارشاد فرمایا۔کامل مسلمان وہ ہے جس کے زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔کہیں فرمایا جو ہمارے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں الغرض ایسی کئی احادیث مبارکہ اخلاق وآداب کی تعلیم کیلئے وارد ہوئیں ہیں۔

یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ انسان فطری طور سے قصص وحکایات سے دلچسپی رکھتا ہے میرے خیال میں اس فطری خواہش سے جنگ کرنے کے بجائے اسے صحیح رخ پر لگادینا زیادہ مفید اقدام ہے۔تجربات شاہد ہیں کہ ایک ہی بات جو براہِ راست درس وپیغام کے انداز میں کہی گئی ہو عام طبیعتیں اس سے مانوس نہیں ہوسکیں لیکن وہی بات جب کہانی کے سانچے میں ڈھل گئی تو حلق کے نیچے اُترنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔

"فیضِ ملت" نے اخلاق وآداب کیلئے ہر دو طرح سے اپنی تحریرات کو مرتب کیا یعنی قرآن وحدیث اور اقوال آئمہ کے ذریعے سے بھی اصلاح اخلاق وآداب کا سامان مہیا کیا اور مختلف اسلامی سبق آموز کہانیوں سے بھی اس معاملے میں مدد لی اس سلسلے میں آپکی کئی تصانیف موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی برکات سے عوام الناس کو مستفید فرمائے تاکہ وہ اپنے اخلاق کی بہتری کر کے ایک اچھے اور باعمل وباکردار مسلمان بن سکیں۔

## فیضِ ملّت کی اخلاق وآداب پر مشتمل چند اہم تصانیف

۱)آدابِ طلبائے اسلام
۲)آدابِ معاشرہ
۳)اخلاق ساز کہانیاں
۴)اسلامی ہنسی مذاق
۵)ادبوا اولادکم
۶)ثقافت پر غلاظت
۷)اسلامی طلبہ کو قیمتی مشورے
۸)اصلاحِ معاشرہ
۹)گداگری اور اس کا علاج
۱۰)اولاد کی تربیت
۱۱)کسب الکمال فی برکات رزق الحلال
۱۲)دوستی کے آداب
۱۳)آداب المرشد والمرید

## فیضِ ملت کی علمِ لُغت سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)فیض اللغات
۲)لغات القرآن
۳)لُغاتِ عجیبہ
۴)اردو محاورات
۵)الفاظ مترادفہ
۶)اردو کہاوتیں
۷)اردو تذکیر و تانیث
۸)القول المالوف فی تحقیق الحروف

## فیضِ ملّت کی علم قرأت وتجوید سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تذکرہ

۱)رفع الفساد فی مخرج الظاء والضاد
۲)ترجمہ وشرح شاطبیہ
۳)فضائلِ تجوید

# فیضِ ملّت کی علمِ بلاغت وفصاحت وادب سے متعلق تحریر کردہ چند اهم تصانیف

۱)ترجمه و شرح مطول

۲)ترجمه و شرح تلخیص المفتاح

۳)ترجمه و شرح مختصر المعانی

۴)الامتیاز بین الحقیقته و المجاز

۵)عربی بول چال مع قواعد

۶)تمرین الادب العربی

۷)استعاره

# فیضِ ملّت کی علمِ میراث سے متعلق تصانیف

۱)زبدۃ المیراث ترجمه و شرح سراجی

۲)مسائلِ میراث

۳)شرح ابیاتِ میراث

۴)فتاویٰ میراث(مشموله فتاویٰ اُویسیه)

# فیضِ ملّت کی علمِ قیافه پر مشتمل تصنیف

۱)علم القیافه

# فیضِ ملّت کی علمِ نجوم پر مشتمل تصنیف

۱)قواعد العلوم فی قواعد النجوم

# فیضِ ملّت کی علمِ عروض وکوافی پر مشتمل تصنیف

۱)نعم الکافی فی قواعد العروض والکوافی

## فیضِ ملّت کی فن غیرِ منقوط پر مشتمل تصنیف

۱)ترجمہ دیوانِ جامی بے نقطہ

۲)غیر منقوط اُویسی

## فیضِ ملّت کی تبلیغی جماعت کے رد پر مشتمل تصانیف

۱)تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ

۲)تبلیغی جماعت کی حقیقت

۳)تبلیغی جماعت کے کارنامے

## فیضِ ملّت کی ردِ نیچریت پر مشتمل تصانیف

۱)ردِ نیچری

۲)نیچری نظریات

## فیضِ ملّت کی علمِ حیاتیات سے متعلق چند تصانیف کا تذکرہ

۱)حیاۃ الحیوان (عربی) علامہ دمیری ترجمہ و حاشیہ

۲)عجائب المخلوقات

۳)جانوروں کے حقوق

۴)علم الحیوان

۵)دائرہ علوم حیوانات و نباتات

۶)جانوروں کی دنیا

## فیضِ ملّت کی سیاحت و سفرنامہ پر مشتمل علمی تصانیف کا تذکرہ

۱)سفر نامہ عراق و کربلا معلی ۲)سفرنامہ انگلینڈ و حجاز

۳)اُویسی سفر نامہ ۱۴۱۱ھ ۴)راز ونیاز (۵ جلدیں)

۵)سفرنامہ سندھ ۶)سفر نامہ بلوچستان

۷)سفر نامہ پنجاب

## فیض ملّت کی سائنس اوراسکی جدید ایجادات سے متعلق چند تصانیف

۱)قرآن اور سائنس ۲)سائنس اور اسلام

۳)سائنس اور کلمہ اسلام ۴)چاند تک پہنچا

۵)سائنس رسول ﷺ کے قدموں میں ۶)ٹیسٹ ٹیوب بے بی

۷)برتھ کنٹرول ۸)مسلمان سائنسدان

۹)سائنسی ایجادات ۱۰)سیّارہ

۱۱)سائنس اور معجزات

## فیضِ ملّت کی علمِ تعبیر الرویا سے متعلق چند تصانیف کا تذکرہ

۱)احسن الکلام فی تعبیر الرویا و المنام

۲)الاعلام فی تعبیر الاحلام

۳)کاشف اسرار خواب

۴)خوابوں کی دنیا

۵)ترجمہ تقطیر الانام

## فیضِ ملّت کی فارسی کتب کے مایہ ناز تراجم و شروح اور کتب قواعد فارسی کا تذکرہ

۱)فیضِ یزداں ترجمہ و شرح گلستاں

۲)فیض الغفار ترجمہ و شرح پند نامہ عطار

۳)فیضِ یزداں ترجمہ و شرح بوستاں

۴)فیضِ دستگیر ترجمہ و شرح صرف میر

۵)فیضِ قلندر ترجمہ و شرح سکندر

۶)فیضِ حمیرا ترجمہ و شرح یوسف زلیخا

۷)اُویسی نامہ مع قواعد و قوانین فارسی جلداوّل

۸)اُویسی نامہ مع قواعد و قوانین فارسی جلددوم

۹)اُویسی نامہ مع قواعد و قوانین فارسی جلدسوم

۱۰)اُویسی نامہ مع قواعد و قوانین فارسی جلدچہارم

۱۱)اُویسی نامہ مع قواعد و قوانین فارسی جلدپنجم

۱۲)فیضِ رضا ترجمہ و شرح کریما

۱۳)فضلِ الٰہی ترجمہ وشرح صرف بھائی

۱۴)تحفتہ النصاح فارسی مع حاشیہ و ترجمہ

۱۵)بدائع منظوم فارسی مع حاشیہ و ترجمہ

## متفرقات

| | |
|---|---|
| ۱)رسائلِ اُویسیہ | ۵جلدیں |
| ۲)فیصلہ ہفت مسئلہ | ۱۰جلدیں |
| ۳)کار آمد مسئلے | ۵حصّے |
| ۴)کشکولِ اُویسی | ۱۰جلدیں |
| ۵)خواتین کا اسلامی نصاب | حصّے |

۶)مقالاتِ اُویسی ۲جلدیں

۷)بیاضِ اُویسی ۴جلدیں

۸)اسلامی پہیلیاں ۲حصّے

۹)گستاخوں کا بُرا انجام ۲جلدیں

۱۰)مواعظِ اُویسیہ ۱۰جلدیں

**نوٹ**)اِن متفرقات کتب میں صرف مبسوط کتب کا شمار کیا گیا ہے وہ بھی صرف چند کا ورنہ متفرقات کی تعداد بھی بے شمار ہے۔

## دردمیراپہچان تو

آج کل مسلمانوں میں علمی دنیا میں جو افسردگی اور عزائم و مقاصد میں جو پژمردگی چھائی ہوئی ہے اسے دیکھ کر بہت مشکل سے یہ باور ہوتا ہے کہ کبھی ہم میں ایسے لوگ بھی تھے جو علم کی دھن میں براعظم اور سمندروں کا طے کرنا۔ہزاروں میل پیدل چلنا اور اساتذہ علم کی خدمت میں حاضر ہونا بڑی سعادت جانتے تھے اور تحصیلِ علم کا حق ادا کرتے تھے۔مگر یہ تو ہمارے اسلاف کی حالت تھی ہماری حالت تو زبوں سے زبوں تر ہوتی چلی جارہی ہے۔اب ہم میں صرف اس کمال کی باتیں ہی باقی رہ گئی ہیں بقول حالی

| | |
|---|---|
| فضل و ہنر بڑوں کے گر تم میں ہوں تو جانیں | |
| گر یہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں ہیں | |

جب سے ہم نے علم کی محبت کو دل سے نکال دیا اور اسکی تحصیل میں کوششیں چھوڑ دیں تو نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے مخالفین نے اسے اپنا لیا اور آج وہ لوگ جو کہ کل تک ہماری غلامی میں تھے خود حاکم بن بیٹھے مسلمانوں کی خستگی کی بنیادی وجہ اپنے اسلاف کی پیروی سے روگردانی اور علم دوستی سے دوری ہے اگر آج بھی ہم اس کھوئے ہوئے کمال کو پالیں تو عروج و ترقی کے فاصلے ہم سے زیادہ دور نہیں۔

| | |
|---|---|
| ضعف ہو لاکھ مگر دشت نوردی نہ چھٹے | |
| حشر تک چاہے مجنوں کی طرح نام چلے | |

اگر سچی لگن سے اس مقام تک پہنچ گئے تو وہ دن دور نہیں کہ ایک بار پھر پوری دنیا میں مسلمانوں کی ہیبت و عظمت کا پرچم ہر سو لہرائے گا۔

آج بھی اگر مخالفین کے کتب خانوں میں جاکر دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ ان کے پاس اپنا کچھ بھی نہیں سارا کا سارا علمی اثاثہ مسلمانوں کا ہے۔لندن لائبریری،آکسفورڈ یونیورسٹی وغیرہ میں آج بھی ہمارے اکابرین کے مخطوطات و کتب کا ذخیرہ موجود ہے۔جس سے وہ لوگ بھرپور استفاضہ کررہے ہیں کیونکہ

ہم نے اپنے آئمہ واکابرین کی علمی میراث کو نہ سنبھالا اور رفتہ رفتہ وہ تمام گوشہ گمنامی میں چلی گئی۔ اگر ان کی قدر ہوتی، حفاظت کی جاتی تو آج علمی دنیا میں ہمارا بھی ایک مقام ہوتا۔

دورِ قریب میں امام اہلِ سنّت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ ان کی کتابوں کے بارے میں سوانح نگاروں نے ایک ہزار کی تعداد کو بیان کیا ہے مگر فی الوقت وہ ایک ہزار کہاں گئیں کچھ پتا نہیں سوائے چند کے بقیہ تمام یا تو حوادثاتِ زمانہ کی نظر ہو گئیں یا پھر دیمک کی نظر۔ آج ہمارے مخالفین اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہیں کہ وہ علمِ حدیث سے عاری تھے۔ وغیرہ وغیرہ اگرچہ یہ ان کی تعصب پرستی پر مشتمل ہے۔ لیکن میرے اعلیٰ حضرت کی اگر علمِ حدیث پر مشتمل تصانیف شائع ہو جاتیں اور یہ مخالفین اسے دیکھ لیتے تو یقین جانیئے یہ اپنی حدیث دانی بھی بھول جاتے اور میرے امام کی فقاہت وامامت کو تسلیم ضرور کرتے۔

الغرض اگر ہمارا یہی طریقِ زندگی رہا تو ہم اس کا خمیازہ کس طرح برداشت کریں گے یہ کہنا اور اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ لہٰذا اب بھی وقت ہے کہ ہمارے اکابرین بالخصوص "فیضِ ملت" کی تصنیفی خدمات کو منصہ شہود پر لائیں اور دینِ متین کی ترویج واشاعت میں ایک گراں قدر باب کو معرضِ وجود میں لائیں تاکہ جو علمی نقصان ہو چکا اس کی تلافی ہو سکے۔

اس "مظلوم مصنّف" کا حقیقی مقصد یہی ہے کہ عام حالت سے نکل کر علمی دنیا میں انقلاب برپا کیا جائے اور اہلِ سنّت وجماعت کی حقانیت کا پرچم ہر سو لہرائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

## سراپا محبت واحترام کے نام

| |
|---|
| عدیم المثل یکتائے زمن فیض رضا تم ہو |
| جہاں یہ مانتا ہے عاشق غوث الوریٰ تم ہو |

| |
|---|
| تیرے دامن میں ہے صدیق، عمر، عثمان کا فیضاں |
| اے نورِ علم فیضانِ علی مرتضیٰ تم ہو |

| |
|---|
| مفسر ہو تم اس شان کے کہ تیرے واسطے سچ ہے |
| زمانے کے لئے اسماعیل حقی کی ضیاء تم ہو |

| |
|---|
| بلادِ پاک وہند ہی کیا عرب کی علم گاہوں میں |

نشانِ اہل سنت نائب احمد رضا تم ہو

تیرے افکار اور اطوار سے محسوس ہوتاہے
اُویسی قرن کی گڈری کے لعلِ پُر ضیاء تم ہو

تمہیں ہو وارثِ علم نبی اور معدن عرفاں
قسیم معرفت شمع طریقت جان ما تم ہو

طریقت کے سمندر کو شریعت کی حدودوں میں
سمیٹے بانٹنے والے ولی باصفا تم ہو

اُویسیت ملی تجھ کو ہے تجھ میں قادریت بھی
ہے سینہ ''مجمع البحرین'' ایسے رہنما تم ہو

تیری تحریر کے نقشوں نے ایسے نقش چھوڑے ہیں
کہ ان نقشوں کے ملنے سے میرے آگے عیاں تم ہو

تیری تصویر کی تعبیر ہے تحریر کی صورت
اسی تحریر کے آئینہ میں جلوہ نما تم ہو

میں تجھ میں دیکھ لیتا ہوں جھلک سردار احمد کی
کہ نقشہ سر سے لیکر پاؤں تک سردار کا تم ہو

تیرے اسلاف میں ہیں کاظمی و مفتی اعظم
انہی کی برکتوں سے کامیاب و کامران تم ہو

غزالی ہوں یا رازی ہوں یا عبد قادر جیلانی
تم ان کی بُوانہی کا رنگ ان کے پاسباں تم ہو

| |
|---|
| میری کشتی تلاطم خیز موجوں سے نہیں ڈرتی |
| سفینہ تیرے ہاتھوں میں ہے اس کے نا خدا تم ہو |

| |
|---|
| تیرے در کا بھکاری تجھ سے تیری بھیک مانگے |
| بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو |

| |
|---|
| تیرا بردا تیری توصیف میں اب اور کیا لکھے |
| کہ جمئہ اہل سنت کے لئے قبلہ نما تم ہو |

| |
|---|
| زمانہ گر تیری خدمات کو سونے سے لکھ ڈالے |
| میری نظروں میں وہ بھی کم ہے پر اس سے سوا تم ہو |

| |
|---|
| ہاں ! تم پر مان ہے اعجاز کو دنیا و عقبی میں |
| میرے قبلہ میرے مونس میرے دل کی صدا تم ہو |

ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی

# قاسم عرفان علم حقیقت کے نام

| |
|---|
| فیض ملت فیض دیں شاہ احمد رضا |
| عاشق غوث الوری اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| آنے والے ہر محقق کا حسیں عنوان ہے |
| تیری خدمات وفا اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| گلشن اسلام کے سب طوطیان علم و فن |
| بولتے ہیں مرحبا اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| تیرے اشہبِ قلم کی دیکھ کر جولانیاں |
| رشک کرتا ہے جہاں اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| دین حق کی ترجمانی کے لئے مصروف تھے |
| قلم صبح و مسا اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| عزم و ہمت سے عبارت تھے تیرے ایام زیست |
| صاحب صبر و رضا اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| قصر نجدیت میں ہر دم زلزلے آنے لگے |
| جب قلم تیرا چلا اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| کپکپا اُٹھتے تھے تیرے نام سے اعدائے دیں |
| اے غلام مرتضی اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| علم کے میدان میں تحقیق کے ہر گام میں |
| حق ادا تو نے کیا اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| جو میرے احمد رضا کے خواب کی تعبیر ہے |
| وہ سنیت کا رہنما اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| جو میرے سردار احمد کی حسیں تصویر ہے |
| وہ صاحب نور و ضیاء اے نائب احمد رضا |

| |
|---|
| تو بانگ دھل یہ اعلان اب اعجاز کر |
| سید و سردار اے نائب احمد رضا |

ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی